سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(سوموار 29، منگل 30، بدھ 31۔ جنوری، جمعرات یکم، جمعتہ المبارک 2، سوموار، 5۔ فروری 2018)

(یوم الاثنین 11، یوم الثلاثہ 12، یوم الاربعاء 13، یوم الخمیس 14، یوم الجمع 15، یوم الاثنین 18۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چونتیسواں اجلاس

سوموار، 29۔ جنوری 2018

جلد 34: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ------------	1
2۔	ایجنڈا ------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار ------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل ------------	15
	حلف	
7۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف ------------	15
	تعزیت	
8۔	ممبر اسمبلی چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) کی وفات پر دعائے مغفرت------------	17
	سوالات (محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول)	
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	18
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	53
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
11۔	مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	59
12۔	مسودہ قانون زکوٰۃ وعشر پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ وعشر کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	60
13۔	تحاریک استحقاق بابت سال 15-2014 اور 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	60
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
14۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2013، 16-2015 اور 2017 کے بارے میں	

	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	61
	توجہ دلاؤ نوٹس	
15۔	سابق ممبر اسمبلی رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے گھر بغیر وارنٹ داخل ہونے والے پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات ------------	62
16۔	قصور: کمسن بچی زینب کا اغواء، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات ------------	63
17۔	کورم کی نشاندہی ------------	68

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

منگل، 30۔ جنوری 2018

جلد 34: شمارہ 2

18۔	ایجنڈا ------------	71
19۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	73
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	74
	سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	75
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	118
23۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت ------------	131
	تحاریک التوائے کار	
24۔	ایکسیئن کوٹ ادو، ایس ای مظفر گڑھ اور چیف انجینئر کی ملی بھگت سے تحصیل علی پور اور جتوئی کا پانی چوری ہونے کا انکشاف (۔۔۔جاری) ------------	134
25۔	حکومت شوگر ملز مافیا سے قانون پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ------------	135
26۔	نیلا گنبد لاہور کے دونوں اطراف سڑکوں پر غیر قانونی پارکنگ ------------	136

27۔	آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ میں لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں کروڑوں روپے کے مالی گھپلوں کا انکشاف ------------	137
28۔	لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں پارکنگ فیس میں اوور چارجنگ ------------	138
	پوائنٹ آف آرڈر	
29۔	یوم یکجہتی کشمیر ریلی میں اپوزیشن کے معزز ممبران کو بھی شرکت کی درخواست ------------	142
30۔	سیالکوٹ میں جنوری 2017 میں قتل ہونے والی بچی کے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ ------------	143

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
31۔	راولپنڈی میں میڈیکل سٹوروں پر ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ ------------	144
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون	
32۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017 کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	146
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
33۔	سوائن فلو کی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ ------------	147
34۔	لاہور میں زکوۃ و عشر کمیٹیوں کی تعداد میں آبادی کے لحاظ سے اضافے کا مطالبہ ------------	149
35۔	پبلک ٹرانسپورٹ میں قائم ہیلپ لائن کے بارے میں عوامی آگاہی مہم شروع کرنے کا مطالبہ ------------	150
36۔	صوبہ بھر کے تعلیمی اداروں میں "First Aid" کی تربیت	

	کو لازمی قرار دینے کا مطالبہ ------------	152
37۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017 کو ایوان میں متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک (۔۔۔جاری) ------------	154
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
38۔	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2017 ------------	154
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) نجی تعلیمی ادارہ جات (ترقی وانضباط) پنجاب 2017، تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	156

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
40۔	حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	158
	زیرو آور نوٹس	
41۔	بنیولینٹ فنڈ بورڈ پنجاب لاہور کے 60 ملازمین کو ملازمت سے نکالنے کی وجہ سے ان کی فیملیز کو شدید پریشانی کا سامنا ------------	160
	بدھ، 31۔ جنوری 2018	
	جلد 34: شمارہ 3	
42۔	ایجنڈا ------------	165

43۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	169
44۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	170
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
45۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	171
46۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	208
47۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	215
	تحاریک استحقاق	
48۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------	221
49۔	کورم کی نشاندہی ------------	222
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
50۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------	223

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
51۔	انفارمیشن و کلچر ڈیپارٹمنٹ میں مالی بے ضابطگیوں سے قومی خزانے کو کروڑوں روپے کا نقصان ------------	224
	سرکاری کارروائی	
	قاعدہ 127 کے تحت تحریک	
52۔	آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسز مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کی اجازت ------------	225

قراردادیں (آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع)

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
53۔	آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017	------------	226
54۔	آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017	------------	227

آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
55۔	آرڈیننس ہیپاٹائٹس پنجاب 2017	------------	228
56۔	آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017	------------	228
57۔	آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب 2018	------------	229

مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
58۔	مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018	------------	229
59۔	مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018	------------	230
60۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018	------------	230
61۔	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت 2018	------------	230

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
62۔	مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017	------------	231

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بحث		
63۔	گنّے کے کاشتکاروں کی شکایات پر بحث	------------	234

جمعرات، یکم فروری 2018

جلد 34: شمارہ 4

64۔ ایجنڈا ------------ 269

65۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 271

66۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 272

67۔ جناب سپیکر کا یوم کشمیر پر خصوصی اجلاس منعقد کرنے کے لئے معزز ممبران سے مشورہ ------------ 273

پوائنٹ آف آرڈر

68۔ تمام سیاسی قائدین سے ملک کے آئینی اور ریاستی اداروں کی کردار کشی نہ کرنے کا مطالبہ ------------ 274

سوالات (محکمہ جات سماجی بہبود و بیت المال اور جیل خانہ جات)

69۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 276

70۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 316

71۔ غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب ------------ 318

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

72۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ پبلک سیکٹر انٹر پرائزز حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 321

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

73۔ حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی چار آڈٹ رپورٹیں برائے سال 13-2012 اور سات آڈٹ رپورٹیں برائے سال 15-2014

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	322
74۔	مسودہ قانون انند کاراج پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	323
75۔	زیرو آور نوٹس نمبر 175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	324
76۔	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	324
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) اینیمل سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	325
78۔	نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9340 اور 9282 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	326
	توجہ دلاؤ نوٹس	
79۔	لاہور: جوہر ٹاؤن کے رہائشی کو بھتہ وصولی کی پرچی اور قتل کی دھمکی سے متعلق تفصیلات	328
	پوائنٹ آف آرڈر	
80۔	2017 میں ہونے والی قومی مردم شماری کے حوالے سے اقلیتوں کی تعداد بتانے کا مطالبہ	330

81۔	پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے حوالے سے قرارداد آؤٹ آف ٹرن ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ------------	332

جمعتہ المبارک، 2۔فروری 2018

جلد 34: شمارہ 5

82۔	ایجنڈا ------------	337
83۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	339
84۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	340
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
85۔	محکمہ جات سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، دانش سکولز، سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی اور چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ------------	341
86۔	حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 17-2016 ------------	342
87۔	حکومت پنجاب کے ریونیو وصولی اکاؤنٹس پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ------------	342
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
88۔	نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	343
89۔	نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	344

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
90۔	مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 8025 اور 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	345
	تحاریک التوائے کار	
91۔	لاہور کے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں عرصہ دراز سے 70 فیصد خالی اسامیوں کی وجہ سے علاج معالجہ متاثر ------------	346
92۔	صوبائی دارالحکومت میں بچوں کے لئے خشک دودھ کے ڈبے سمگل شدہ اور مقامی سطح پر تیار ہونے کا انکشاف ------------	348
93۔	صوبائی دارالحکومت میں واقع ہسپتالوں میں صاف پانی نایاب ------------	349
94۔	الائیڈ ہسپتال راولپنڈی میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا ------------	350
	زیرو آر نوٹس	
95۔	بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد و ضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف (---جاری) ------------	351
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
96۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو وینڈ پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوالات نمبر 7350، 8556 اور 8872 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	353
97۔	مسودہ قانون ریگولیشن آف پبلک انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب 2017 اور نشان زدہ سوال نمبر 8303 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات	

	کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	354
98۔	نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7109، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	355

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار، 5۔ فروری 2018	
	جلد 34: شمارہ 6	
99۔	ایجنڈا ------------	359
100۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	361
101۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	362
	سرکاری کارروائی	
	قرارداد	
102۔	مقبوضہ کشمیر میں جاری جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت اور اقوام متحدہ کی منظور کردہ قراردادوں پر فی الفور عملدرآمد کا مطالبہ ------------	363
103۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(104)/2018/1700. Dated: 25th January, 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 29th January, 2018 at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 25th January 2018

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔ جنوری 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس پیپا ٹائٹس پنجاب 2017

ایک وزیر آرڈیننس پیپا ٹائٹس پنجاب 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017

ایک وزیر آرڈیننس پنجاب تیانجن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی لاہور 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب 2018

ایک وزیر آرڈیننس صدقات وخیرات پنجاب 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018

ایک وزیر مسودہ قانون چولستان یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز بہاولپور 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ) بہاولپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) مجموعہ ضابطہ دیوانی 2018 پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) میعاد سماعت 2018 پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2۔	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4۔	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013، 29۔ مئی 2015 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29۔ جنوری تا 16۔ مارچ 2017) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 28۔ نومبر 2016 کو نئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6۔	جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی
7۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8۔	لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔	خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات و ثقافت *
14۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔	سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17۔	شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔	میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20۔	محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
21۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت
25۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26۔	ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29۔ ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30۔ چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر تحفظ ماحول
32۔ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33۔ جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور
31۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	:	وزیر بہبود آبادی

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	توانائی
6۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
7۔	چودھری فقیر حسین ڈوگر	:	جیل خانہ جات
8۔	میاں طاہر	:	سیاحت
9۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
10۔	جناب امجد علی جاوید	:	بہبود آبادی
11۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	ریونیو
12۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وسرمایہ کاری
13۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
14۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
15۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
16۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17۔	رانا محمد افضل	:	داخلہ
18۔	خواجہ محمد وسیم	:	امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/1157 مورخہ 23,17۔ فروری 2017 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20۔ جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21۔ جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
23۔ جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24۔ جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات و تعمیرات
25۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
26۔ ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
28۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
30۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
31۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
32۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
35۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
37۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
38۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
39۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	ترقی خواتین

11

40۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
41۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
42۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	**اطلاعات و ثقافت**
43۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	**رائے ممتاز حسین بابر**
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	**جناب عنایت اللہ لک**

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 29۔ جنوری 2018

(یوم الاثنین، 11۔ جمادی الاوّل 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمo

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ
غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا
لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

سورة الفُرقان آيات 63تا67

اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں (63) اور وہ جو اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور (عجز و ادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں (64) اور وہ جو دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھیو کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے (65) اور دوزخ ٹھیرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے (66) اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ بے جا اُڑاتے ہیں اور نہ تنگی کو کام میں لاتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ۔ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم (67)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپائے رکھنا
میرے سرکارؐ میری بات بنائے رکھنا
آپؐ کی یاد نے آباد کیا ہے دل کو
بندہ پرورؐ میری ہستی کو بسائے رکھنا
آپؐ یاد آئے تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
جب سوا نیزے پہ خورشید قیامت آئے
اپنی زلفوں کے گنہگار پہ سائے رکھنا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔ جی، سیکرٹری صاحب!

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1. ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی۔42
2. باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی۔144
3. سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263
4. محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو۔317

شکریہ

جناب کرم الٰہی بندیال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے بات کرنے دیں۔

جناب کرم الٰہی بندیال: چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کے لئے دعا کی جائے گی۔

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ نومنتخب ممبر جناب سلطان حیدر علی خان، پی پی۔20 چکوال حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں لہٰذا میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں، حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "****" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "****" کی نعرے بازی)

* بحکم جناب سپیکر صفحہ 16 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ یہ نعرے بازی کے تمام الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ صحافی گیلری میں بیٹھے میڈیا کے تمام حضرات سے میں کہوں گا کہ جس قسم کی نعرے بازی کی گئی ہے اس کو کسی صورت بھی کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

اب نو منتخب ممبر حلف لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں لیکن میں تمام معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ جب یہ حلف لے رہے ہوں تو اُس وقت مہربانی فرما کر کسی قسم کی کوئی بھی نعرے بازی یا ہتک آمیز بات نہ کی جائے ورنہ قانون حرکت میں آسکتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وہ قانون حرکت میں نہ لایا جائے۔ ممبران اُن کو مبارکباد دے سکتے ہیں، وہ وصول کر سکتے ہیں اور جواب بھی دے سکتے ہیں۔ مہربانی

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر جناب سلطان حیدر علی خان نے حلف لیا اور
حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: آپ کو بہت مبارک ہو۔ جناب سلطان حیدر علی خان اگر آپ کچھ اظہارِ خیال کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن کسی کو comment نہیں کرنا۔ ان کی تقریر کے بعد چودھری طاہر احمد سندھو، ایڈووکیٹ پی پی۔30 کے انتقال پر فاتحہ خوانی کرنی ہے۔

جناب سلطان حیدر علی خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نہایت ہی قابل احترام جناب سپیکر اور تمام ممبران اسمبلی! میں سب سے پہلے آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے میرے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ میرے لئے آج انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ اس prestigious ایوان کا میں حصہ بنا اور چکوال کی غیور عوام جہاں پر شہید اور غازی بستے ہیں اُن کی یہاں میں نمائندگی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے لئے اِس وقت اپنے جذبات کی عکاسی کرنا کوئی آسان نہیں ہے کہ میرے والد صاحب کی وفات کے بعد ہمیں یہ الیکشن contest کرنا پڑا۔ جس طریقے سے میرے والد صاحب 1985 سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حلقے کے لوگوں

کی معاونت سے نا قابل شکست رہے اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے حلقے کے لوگوں کا کس طریقے سے شکریہ ادا کروں۔

جناب سپیکر! میں یہ عہد کرتا ہوں اور کوشش کروں گا کہ جو بھی کردار میں اس اسمبلی میں اپنے حلقہ اور عوام کے لئے ادا کر سکوں تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میری کوشش ہوگی جس میں، میں اپنے تمام colleagues سے درخواست کروں گا کہ ان سب کی معاونت مجھے درکار ہوگی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک دفعہ پھر جناب سپیکر اور تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کی طرف سے شور وغل)

MR SULTAN HAIDER ALI KHAN: Mr Speaker! May I have permission to speak?

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سلطان حیدر علی خان: جناب سپیکر! میری آج oath taking ceremony تھی اور بطور ممبر اسمبلی سپیکر صاحب سے مخاطب ہو رہا ہوں۔ جس طریقے سے پرتپاک انداز میں مجھے یہاں پر welcome کیا ہے اور آپ نے بھی مجھے تنبیہ کی کہ آپ کسی قسم کی تنقیدی بات نہ کیجئے گا لیکن میرے خیال میں اِن کو یہ احساس ہونا چاہئے تھا کہ میرے والد صاحب اس اسمبلی میں چھ بار ممبر رہے ہیں اور میں پہلی دفعہ حلف اٹھا رہا ہوں تو شاید ان کی جماعت میں اس قسم کے اقدار کو فروغ دیا جاتا ہے کہ آنے والے نئے ساتھی کو اس طریقے سے welcome کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

جناب سلطان حیدر علی خان: جناب سپیکر! میرے الیکشن سے ایک واضح signal گیا ہے جس پر میں اپنے حلقے کی عوام کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں۔ اس سے پورے ملک اور دنیا کے جتنے عناصر ہماری قیادت کے خلاف کار فرما ہیں اُن تمام کا منہ بند ہوا ہے اور یہ ثابت ہوا ہے کہ ابھی بھی پاکستان کے عوام کے دلوں کی دھڑکن میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آمدہ الیکشن میں بھی یہ بات ثابت ہوگی۔ شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

تعزیت

ممبر اسمبلی چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: جی، معزز ممبر چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ) جو قضائے الہیٰ سے انتقال فرما گئے ہیں اُن کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر چودھری طاہر احمد سندھو، ایڈووکیٹ (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ٹرانسپورٹ اور تحفظ ماحول سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ اجلاس شروع ہونے کا وقت دو بجے تھا لیکن دیکھیں چار گھنٹے کی تاخیر سے اجلاس شروع ہو رہا ہے تو میری درخواست ہے کہ اگر اجلاس اتنی تاخیر سے شروع کرنا ہو تو پھر اجلاس کا وقت ہی 6:00 بجے کا رکھ لیا کریں تاکہ معزز ممبران کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ میں تو بڑی دیر سے اسمبلی میں آ گیا ہوں چونکہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں تمام پارلیمانی جماعتوں کے سربراہان موجود ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اجلاس شروع ہونے میں تاخیر ہوئی۔ پہلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9074 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھاڈویژن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفاتر، ملازمین اور آمدن کی تفصیلات

*9074: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھاڈویژن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کتنے دفاتر کس کس ضلع میں کہاں کہاں کام کر رہے ہیں، ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں عہدہ، گریڈوار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس ڈویژن سے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے دوران محکمہ کو کتنی آمدن سال وار کس کس ذرائع سے ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی گاڑیوں کی چیکنگ MVE اور دیگر افسران نے کی؟

(د) اس اضلاع میں کتنے سرکاری بس سٹینڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ہ) ان بس سٹینڈ میں کیا کیا سہولیات مسافروں کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(و) ان میں مزید کس کس سہولت کی فراہمی کی ضرورت ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) سرگودھاڈویژن میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفاتر کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرگودھا ڈویژن کی آمدن سال 16۔2015 اور 17۔2016 کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

سرگودھا	میانوالی
ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ سرگودھا میں ٹوٹل 5060 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔	ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ میانوالی میں ٹوٹل 2770 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔
خوشاب	بھکر
ان دوسالوں کے درمیان ڈسٹرکٹ خوشاب میں ٹوٹل 5702 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔	ان دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ بھکر میں ٹوٹل 2580 گاڑیوں کے چالان کئے گئے۔

(د)

سرگودھا　ڈسٹرکٹ سرگودھا میں کل سات سرکاری بس سٹینڈ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل سرگودھا میں دو سرکاری بس سٹینڈ۔

تحصیل بھلوال میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔

تحصیل شاہ پور میں دو سرکاری بس سٹینڈ۔

	تحصیل ساہیوال میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔
	تحصیل سلانوالی میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔
میانوالی	ڈسٹرکٹ میانوالی میں کل چار سرکاری بس سٹینڈ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
	ڈسٹرکٹ میانوالی میں دو سرکاری بس سٹینڈ۔
	تحصیل پپلاں میں ایک سرکاری بس سٹینڈ تحصیل عیسیٰ خیل میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔
خوشاب	ڈسٹرکٹ خوشاب میں کل پانچ سرکاری بس سٹینڈ ہیں۔
	تحصیل خوشاب میں چار سرکاری بس سٹینڈ۔
	تحصیل نوشہرہ میں ایک سرکاری بس سٹینڈ۔
بھکر	ڈسٹرکٹ بھکر میں کل چار سرکاری بس سٹینڈ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:
	تحصیل بھکر میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔
	تحصیل منکیرہ میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔
	تحصیل دریاخان میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔
	تحصیل کلورکوٹ میں ایک سرکاری بس سٹینڈ ہے۔

(ہ)

سرگودھا	ان بس سٹینڈ پر Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں
میانوالی	ان بس سٹینڈز پر Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں۔
خوشاب	ان بس سٹینڈز پر Motor Vehicles Rules کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں۔
بھکر	ان بس سٹینڈ پر Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات میسر ہیں۔

(و)

سرگودھا	مسافروں کی سہولت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔
میانوالی	مسافروں کی سہولت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔
خوشاب	مسافروں کی سہولت کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔
بھکر	مسافروں کی سہولیات کے لئے تمام سہولتیں میسر ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! جی، جز (ہ) کا جواب ہے کہ میانوالی بس سٹینڈ میں Motor Vehicles Rules 1969 کے تحت تمام سہولیات مسافروں کے لئے فراہم کی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ اس rule کے تحت بس سٹینڈ میں کون کون سی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہر سی کلاس بس سٹینڈ پر مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ویٹنگ روم، واش روم، پینے کا صاف پانی، نماز کے لئے جگہ، سکیورٹی کو یقینی بنایا جاتا ہے اور کھانے پینے کی چیزوں کی دکان ہوتی ہے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! مجھے جواب کی سمجھ نہیں آئی تو مہربانی کر کے دوبارہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے جن سہولیات کے متعلق دریافت کیا تھا وہ میں نے بتا دی ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے بتایا ہے کہ مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ویٹنگ روم، واش روم، کھانے پینے کے لئے چیزیں اور دیگر سہولیات ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری Motor Vehicles Rules 1969 پڑھ کر بتا دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے لکھ کر دیا ہوا ہے جسے آپ پڑھ سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے rule کا پوچھا تھا جو کہ میں نے بتا دیا ہے کہ 1969 ہے اور اس کی کاپی انہیں فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کو Rules 1969 کی کاپی فراہم کر دیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے صرف یہ کہا ہے کہ وہ Rules 1969 پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ سوال کریں ناں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں نے سوال ہی کیا ہے کہ Rules 1969 پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں کیونکہ اس کی تو پوری کتاب ہے جسے وہ کیسے پڑھ کر آپ کو سنائیں گے؟ یہ ٹھیک نہیں ہے اس لئے آپ کوئی اور ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میرا یہ ضمنی سوال ہی ہے کہ وہ Rules 1969 پڑھ کر سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جو Rules آپ پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں اور وہ آپ کو بتائیں گے۔

ڈاکٹر صلاح الدین خان: جناب سپیکر! میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا کوئی جواب نہیں مل رہا تو میں اور کیا ضمنی سوال کروں؟

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9270 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اورنج لائن ٹرین کے فنڈز اور مکمل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*9270: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور اورنج لائن ٹرین کے لئے کل کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) اورنج لائن ٹرین پر یکم مئی 2017 تک کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ج) حکومت اورنج لائن ٹرین منصوبہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پر کل کتنا خرچ آئے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) لاہور اورنج لائن ٹرین کے لئے قرضہ کی مد میں بیرونی فنڈز 1.626۔ارب ڈالر مختص کئے گئے ہیں۔ مزید برآں لوکل فنڈز میں سے اب تک 32۔ارب روپے زمین کی خریداری، Utility Shiftings اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔

ایکنک (ECNEC) کی منظوری کے لیٹر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اورنج لائن ٹرین پر یکم مئی 2017 تک خرچ ہونے والی کل رقم 563,316,588 ڈالر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

E & M	=	204,446,995 ڈالر
Civil Works	=	349,072,132 ڈالر
Consultancy	=	9,797,461 ڈالر

مزید بر آں لوکل فنڈز میں سے اب تک 25.61۔ رب روپے زمین کی خریداری، Utility Shiftings اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) حکومت اورنج لائن ٹرین منصوبہ مالی سال 18-2017 میں مکمل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ جز (ج) کا بقیہ جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ لاہور اورنج لائن ٹرین کے قرضے کی مد میں بیرونی مد سے 1.626 بلین ڈالرز مختص کئے گئے۔ مزید بر آں لوکل فنڈز میں سے اب تک 32 بلین پاکستانی روپے میں زمین کی خریداری، utility shifting اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں خرچ ہوئے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ 1.626 بلین ڈالرز جو مختص کئے گئے ہیں یہ قرضہ آپ نے کہاں سے لیا، کس شرح سے لیا، کب واپس کرنا ہے اور اس کا شیڈول کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! China کا ایک بنک وہاں پر ہے جس سے حکومت نے قرضہ لیا ہے اور جو شرح انہوں نے پوچھی ہے Economic Affairs Division کو ہم لیٹر لکھیں گے جس کا جواب آئے گا تو ہم انہیں اس کی کاپی دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ کو پارلیمانی سیکرٹری کی بات کی سمجھ آئی ہے تو مجھے سمجھا دیں اور ایوان کے معزز ممبران کو بھی سمجھا دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تھوڑا سا آرام سے بولیں تاکہ انہیں بھی سمجھ آئے اور کسی اور کو بھی آئے۔ ذرا آرام سے جواب بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ چین کا بنک ہے، Economic Affairs Division جو کہ وفاق کا محکمہ ہے تو انہوں نے جو پوچھا تھا وہ بتا دیا گیا ہے اور اب یہ نیا سوال پوچھ رہے ہیں کہ کس شرح سے قرض لیا گیا ہے تو اس حوالے سے ہم انہیں لیٹر لکھیں گے جس کا جواب آنے پر معزز ممبر کو کاپی دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جس ڈویژن کا بتا رہے ہیں وہ تو وفاق کا ہے حالانکہ میں نے پنجاب کے متعلق پوچھا ہے۔ میں بڑا واضح بتا دوں کہ میں نے پوچھا ہے کہ یہ قرض کس شرح سود پر لیا

گیا ہے، کتنے عرصہ کے لئے لیا گیا ہے اور اس کی واپسی کا شیڈول کیا ہے۔ میں نے تین چیزیں پوچھی ہیں کہ شرح سود مجھے بتا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے بنک کا پوچھا تھا تو اس کے متعلق انہوں نے بتا دیا ہے کہ وہ چین کا ایک بنک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا مائیک بدل دیں کیونکہ ہمیں ان کے جواب کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اپنا مائیک تبدیل کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ قرضہ 20 سال کے لئے لیا گیا ہے، جب اورنج لائن ٹرین مکمل ہو گی اور اس میں سات سال کا grace period ہے، شرح سود کے متعلق انہوں نے پوچھا ہے۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! "شرح میں شرم کیسی؟"

جناب سپیکر: نہیں۔ شرح سود ہے اور شرح سود انہوں نے کہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے کسی اور "شرح" کی بات کی ہے تو یہی سمجھ لیں لیکن میں شرح سود کی بات کر رہا ہوں اور اس کے متعلق مکمل تفصیل انہیں فراہم کر دوں گا۔ باقی قرضہ 20 سال کے لئے ہے اور سات سال کا grace period ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی تفصیل انہیں چاہئے وہ بھی منگوا کر انہیں دے دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 1.626۔ ارب ڈالر انہوں نے لکھا ہوا ہے اگر ڈالر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ 150۔ ارب روپے ہیں کیونکہ یہ 1.626۔ ارب ڈالر لکھا ہوا ہے تو یہ وضاحت کر دیں کہ یہ ڈالر ہیں یا روپے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں قائدِ حزبِ اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو point out کیا ہے یہ rupees میں ہے۔ یہاں printing میں mistake ہوئی ہے۔

MR SPEAKER: Order please, Order in the House.

قائدِ حزبِ اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر پنجاب اسمبلی کے اندر اس طرح جوابات دیئے جا رہے ہیں تو اللہ حافظ ہے اس حکومت کی گورننس کا کہ 1.626۔ ارب ڈالر لکھے ہوئے ہیں اور اب یہ کہہ رہے ہیں کہ dollar نہیں ہیں rupees ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جو پرنٹ ہوا ہے وہ ڈالر ہیں اس کا 165۔ ارب روپیہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کہہ دو ڈالر ہی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ انتہائی غیر سنجیدہ رویہ ہے ہم قوم کے 300۔ ارب روپے کی بات کر رہے ہیں ان کو یہ ہی نہیں پتا یہ ڈالر ہیں یا روپے ہیں، شرح سود کا ان کو نہیں پتا، یہ قوم کا مال حرام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی بار بار 300۔ ارب روپے کی بات کر رہے ہیں میں 165۔ ارب روپے کہہ رہا ہوں یہ 300۔ ارب کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سوال کو پڑھیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس معاملہ کو انتہائی غیر سنجیدگی سے لے رہے ہیں جس طرح پورا سسٹم غیر سنجیدہ ہوا ہوا ہے، جس طرح انہوں نے بچیوں کے قاتل declare کر کے لوگ مار دیئے ہیں اور اب پتا چلا کہ وہ بے گناہ تھے اسی غیر سنجیدگی نے اس صوبہ کا بیڑا غرق کیا ہے، میں انتہائی سنجیدہ سوال پوچھ رہا ہوں کہ 1.626 بلین ڈالر نیچے اس کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ کبھی آپ کہہ رہے ہیں کہ rupees میں ہے، کبھی آپ کہہ

رہے ہیں کہ dollars میں ہے۔میں نے شرح سود پوچھا ہے ،واپسی کا schedule پوچھا ہے ؟جو 32۔ارب روپے ہیں اس کی بات میں بعد میں کروں گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس معاملے کو clear کر دیا ہے کہ dollar ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ غلطی نہیں ہے ان کو پتا ہی نہیں ہے۔ایک وزیر اعلیٰ جانتا ہے باقی کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ روپے کی بجائے ڈالر ہی تھے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ڈالر کا حساب بتا دیں جو میں نے پوچھا ہے۔یہ جو سرکاری لیٹر ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کو دیکھ لیں پھر اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: یہ لیٹر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس موجود ہے۔یہ اُسی سے آپ کو بتا رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس لیٹر کو پڑھ کر سنا دیں۔یہ اس کی تفصیل ہے۔

جناب سپیکر: یہ لیٹر میرے پاس بھی ہے میں نے اس کو پڑھا ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح مذاق میں اس سوال کو نہ ڈالا جائے یہ بڑا اہم issue ہے اگر 300۔ارب روپیہ اس پر لاگت آرہی ہے اور پنجاب کے عوام نے آئندہ سالہا سال کئی دہائیوں تک تقریباً tentatively 18 سے 20۔ارب روپیہ اس کی سبسڈی اور اس کے loan پر سود ہمیں واپس کرنا ہے ۔ یہ بڑا valid سوال ہے کہ نہ تو اورنج لائن ٹرین شروع کرنے سے پہلے اس ایوان کو اعتماد میں لیا گیا اور نہ ہی کسی بجٹ میں بتایا کہ کن شرائط پر کتنا قرضہ لیا گیا، اُس کی واپسی کیسے ہونی ہے اور کہاں کہاں سے قرضہ لیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بے شک ایک دن کا ٹائم لے لیں، دو دن کا ٹائم لے لیں یہ مقدس ایوان کی امانت ہے، پنجاب کے 11 کروڑ لوگ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس منصوبہ کے اوپر 300۔ارب روپیہ لگ رہا ہے جب کہ ساؤتھ پنجاب اور پنجاب کے باقی اضلاع کے پیسے بھی اس منصوبہ میں divert کئے جا رہے ہیں factual position کیا ہے، کتنا loan لیا گیا ہے

، کس شرح سود پر لیا گیا ہے، loan کب واپس کرنا ہے؟ اس پورے جواب کے بارے میں انہیں ایوان کو آگاہ کرنا چاہئے اور اعتماد میں لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیں میں اس کی مکمل تفصیل ایوان کو دے دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جز (ب) کا بھی ساتھ جواب دے دیں کہ مزید 32۔ ارب روپے زمین کی خریداری، Utility Shifting اور چائنیز کی سکیورٹی کی مد میں مختص کئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس سوال کو جمعرات تک pending کرتے ہیں پارلیمانی سیکرٹری اس کا جواب جمعرات کو دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جمعرات کو سارے سوال کا جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے یہ بھی میٹرو بس کی خریداری سے متعلق ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9271 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی میں میٹرو بس کی خریداری اور ٹریک بنانے کی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*9271: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کل کتنی میٹرو بسیں ضلع راولپنڈی کے لئے کس کمپنی اور کتنی قیمت پر خریدی گئی ہیں؟

(ب) یکم جون 2016 سے 2017 تک سبسڈی کی مد میں اس میٹرو کے لئے کل کتنی رقم ادا کی گئی ہے؟

(ج) میٹرو بسوں کی خریداری اور میٹرو ٹریک بنانے پر کل کتنی لاگت آئی اور فنڈ کہاں سے دستیاب ہوئے؟

(د) میٹروبسوں کی خریداری اور ٹریک بنانے کے لئے اگر کوئی قرضہ لیا گیاتو اس کی تفصیلات اور ادائیگی کے طریق کار سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کیا میٹرو کو کوئی بیرونی کمپنی چلا رہی ہے اگر ہاں تو چلانے والی غیر ملکی کمپنی کی تفصیلات اور اس کے ساتھ کئے گئے معاہدہ سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) میٹروبسیں حکومت پنجاب نے نہیں خریدیں۔ میٹروبس سروس کا کنٹریکٹ اوپن ٹینڈر کے ذریعہ ترکش کمپنی کو دیا گیا۔ کنٹریکٹ کے مطابق پلیٹ فارم کمپنی نے 68 بسیں چین سے خریدیں جس کو پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی(PMA) کی جانب سے فی کلومیٹر سروسز کی بنیاد پر ماہانہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ ادائیگی 325 روپے فی کلومیٹر سروسز کے حساب سے کی جاتی ہے معاہدہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جون 2016 سے اب تک پاکستان میٹروبس سروس کے لئے کل 2,254,168,505 روپے کی سبسڈی دی گئی۔

(ج) میٹروبس ٹریک بنانے کے لئے 44.56 بلین روپے کی لاگت آئی۔ وفاقی اور صوبائی حکومت نے 50:50 کے تناسب سے فنڈز فراہم کئے جبکہ وفاقی حکومت نے پشاور موڑ انٹر چینج اسلام آباد کے لئے اضافی 3۔ ارب روپے فراہم کئے۔

(د) راولپنڈی میٹروبسوں کی خریداری سے متعلق جواب (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں جبکہ میٹروٹریک بنانے کے لئے کوئی قرضہ نہیں لیا گیا بلکہ تمام اخراجات حکومت پنجاب نے خود برداشت کئے۔

(ہ) میٹروبس سروس کو پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی سروس کنٹریکٹ کے ذریعے چلا رہی ہے۔ بقیہ جواب جز (الف) کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے میں نے پوچھا تھا کل کتنی میٹروبسیں ضلع راولپنڈی کے لئے کس کمپنی اور کتنی قیمت پر خریدی گئی ہیں؟ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ میٹروبسیں حکومت پنجاب نے نہیں خریدیں۔ میٹروبس سروس کا کنٹریکٹ اوپن ٹینڈر کے ذریعہ ترکش کمپنی کو دیا گیا۔ کنٹریکٹ کے مطابق پلیٹ فارم کمپنی نے 68 بسیں چین سے خریدیں

جس کو پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی(PMA) کی جانب سے فی کلو میٹر سروسز کی بنیاد پر ماہانہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ یہ ادائیگی 325روپے فی کلو میٹر سروسز کے حساب سے کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! اب اس میں میرا ضمنی یہ ہے کہ جو سروسز آپ 325روپے پر کلو میٹر دے رہے ہیں اس میں maintenance, petrol اور کرایہ شامل ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سب کچھ اس میں شامل ہے یا کرایہ الگ لیتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ اگر کوئی کرایہ پر بس لی جائے تو جب اُس کے ساتھ کرایہ طے ہو جاتا ہے تو اُس کے بعد تمام تر ذمہ داری اُسی بس والوں کی ہوتی ہے 325روپے پر کلو میٹر ہم اُنہیں سروسز کا دیتے ہیں۔ سب یہاں پر detail میں لکھا ہوا ہے کہ سب کچھ اُنہی کا ہے، بس اُنہی کی ہے، پٹرول اُنہی کا ہے بس کی maintenance اُنہی کی ہے، ہم اُن کو 325روپے فی کلو میٹر سروسز کا دے رہے ہیں۔ جو 20روپے کا کرایہ ہے تو جب لاہور میں میٹرو بس چلی تو اُس کو جنگلا بس کہا گیا، ٹی وی پر کہا گیا، اخبارات میں کہا گیا، پبلک میں کہا گیا وہ اس لئے کہا گیا کہ ان کو کسی غریب آدمی کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے اگر وہ 20روپے میں 27.1 کلو میٹر سفر جو ایک غریب آدمی کا خواب تھا اُس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میں بھی کبھی اے سی بس میں سفر کروں گا اگر اُس بے چارے کا خواب پورا ہو رہا ہے تو انہوں نے اُس کو جنگلا بس کہا۔ آج خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق 20روپے میں لوگ 27.1 کلو میٹر سفر کر رہے ہیں اگر اُس میں سبسڈی دینی پڑھ رہی ہے تو عوام کو دینی چاہئے کیا یہ غریب کو نہیں دینی چاہئے؟

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی طرح انشاء اللہ اورنج لائن ٹرین اکتوبر، نومبر تک چلے گی اور دو تا اڑھائی لاکھ لوگ اس میں سفر کریں گے۔ اسی طرح ایک لاکھ 32ہزار افراد لاہور میں سفر کر رہے ہیں اور راولپنڈی میں بھی سفر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومتیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ وہ عوام کی خدمت کریں اور فلاح و بہبود کے کام کرے۔ خدارا وہ غریب لوگ جو 20روپے میں سفر کر رہے ہیں ان پر تنقید نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس پوری تقریر میں میرے سوال کا جواب تو نہیں آیا۔ اب میں جز (ب) پر آتا ہوں کہ یکم جون سے اب تک 2۔ ارب 25 کروڑ 41 لاکھ 68 ہزار 505 روپے اس میٹرو بس پر سبسڈی دی گئی۔ یہ جو اتنی لمبی چوڑی تقریر کی گئی اور یہ کہہ رہے ہیں کہ 325 روپے فی کلو میٹر ادائیگی کر رہے ہیں حالانکہ ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ سروسز کیا ہیں، فیز کیا ہیں اور ٹیکسز کیا ہیں؟ ان کو بالکل نہیں پتا اگر یہ کہیں گے تو میں ان کو بتادوں گا کہ سروسز کیا ہیں اور گورنمنٹ کا ٹیکس کہاں جاتا ہے؟ جو انہوں نے 2۔ ارب 54 کروڑ 41 لاکھ 68 ہزار 505 روپے ادا کئے ہیں مجھے بتا دیں کہ یہ راولپنڈی کے عوام کی جیب سے فی یوم کتنا پیسا نکال رہے ہیں اور فی یوم سبسڈی کتنی دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو انہوں نے 225۔ ارب روپے لکھا ہے یہ فی یوم کے حساب سے راولپنڈی کے ڈویلپمنٹ فنڈ میں سے کتنے پیسے میٹرو کو دے رہے ہیں، مجھے یہ نہیں پتا کہ میٹرو کے پیچھے کیا ہے اور کس کی جیب میں جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! بات وہیں آجاتی ہے جو میں نے پہلے کی ہے۔ یہ راولپنڈی کے رہنے والے ہیں وہاں کے عوام راولپنڈی سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے راولپنڈی تک کا سفر بیس روپے میں کر رہے ہیں۔ اگر ان کو اعتراض ہے تو یہ کھل کر کہیں ہم عوام کی خدمت نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے پاس پانی نہیں ہے، سیوریج نہیں ہے، میرے ہسپتالوں میں دوائیاں نہیں ہیں، بچوں کے لئے تعلیم بھی نہیں ہے اور یہ 61 لاکھ روپے روزانہ ادھر دے رہے ہیں۔ یہ راولپنڈی کے عوام کو روزانہ 61 لاکھ روپے کا ٹیکہ لگا رہے ہیں یہ پیسا کہاں جا رہا ہے؟ اس کا ان کو جواب دینا چاہئے تاکہ ریکارڈ میں آئے۔ یہ کون ہوتے ہیں ہمارے ڈویلپمنٹ فنڈز میں سے 61 لاکھ روپے روزانہ کا میٹرو بس کو دینے والے؟ راولپنڈی کے ایک فیصد عوام بھی میٹرو بس پر سفر نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اگر انہیں اسلام آباد اور راولپنڈی میٹرو بس پر اعتراض ہے تو پھر خیبر پختونخوا میں کیوں بنانا چاہ رہے ہیں، سندھ میں کیوں بنانا چاہ رہے ہیں؟ پوری دنیا میں سبسڈی دی جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تقریریں کرتے جا رہے ہیں اور اصل بات نہیں بتا رہے ہیں۔ ان کو پتا نہیں ہے یا پھر بتانا نہیں چاہ رہے ہیں۔ میں کورٹ میں بھی جاؤں گا لیکن پہلے یہ میرے سوال کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ اطمینان سے جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ہم جواب ہی سمجھیں یا پھر یہ کہہ دیں کہ گورنمنٹ جواب نہیں دینا چاہتی؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا اور ابھی تو نیچے جز میں بہت بڑا گھپلا ہے۔ اگر یہ جواب نہیں دینا چاہ رہے ہیں تو پھر ایوان کو بتا دیں کہ ہم جواب دینا نہیں چاہتے۔ یہ تقریر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور جواب دیتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ جواب دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ بار بار سبسڈی کی بات کر رہے ہیں حالانکہ پوری دنیا میں حکومتیں اپنی عوام کو۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ سبسڈی پر کتنا پیسا دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ان کو بات کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! وہاں پر روزانہ ایک لاکھ 30 ہزار لوگ سفر کر رہے ہیں۔ ہم نے سبسڈی لکھی ہے اب اس وقت میرے پاس کیلکولیٹر نہیں ہے ورنہ میں انہیں روزانہ کی بنیاد پر سبسڈی کا بھی بتا دیتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگلا جز (ج) ہے جس میں فرماتے ہیں کہ میٹرو بس ٹریک بنانے کے لئے 44.56 بلین روپے کی لاگت آئی۔ وفاقی اور صوبائی حکومت یعنی دونوں بھائیوں نے

50,50 کے تناسب سے فنڈز فراہم کئے جبکہ وفاقی حکومت نے پشاور موڑ انٹر چینج اسلام آباد کے لئے اضافی 3۔ ارب روپے فراہم کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ 44.56 بلین میں زمین کی خریداری بھی شامل ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس رقم میں زمین کی خریداری بھی شامل ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ 44.56 بلین روپے کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں آدھا حصہ پنجاب میں آتا ہے اور آدھا حصہ مرکز میں آتا ہے۔ دو حکومتوں مرکز اور پنجاب نے 50 فیصد کے حساب سے وہاں پر فنڈز دیئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ آپ سے صرف یہ پوچھ رہے ہیں کہ جو آپ نے زمین خریدی ہے کیا اس رقم میں وہ بھی شامل ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! شامل ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت زبردست۔ میں اس جواب پر appreciate کرتا ہوں۔ مجھے فیض آباد سے لے کر مریڑ تک کی لاگت بتا دیں کہ وہاں پر زمین کی کتنی payment کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے پہلے بھی کافی وقت ضائع کیا ہے حالانکہ ابھی بہت سارے سوالات بقایا ہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں یکم جون 2016 سے 2017 تک سبسڈی کی مد میں پوچھا تھا اگر ان کو ایک دن کی لاگت چاہئے تو یہ نیا سوال کر لیں۔ انہوں نے وہاں پر بھی وقت ضائع کیا اور یہاں پر بھی کر رہے ہیں یہ نیا سوال کر لیں میں جواب دے دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے ایک چیز کی لاگت پوچھی ہے اور انہوں نے خود کہا ہے کہ اس میں سب کچھ شامل ہے۔ یہ میرے پیسے ہیں مجھے بتائیں کہ اس میں یوٹیلٹی شفٹنگ پر کتنے خرچ ہوئے، زمین کی خریداری پر کتنے خرچ ہوئے اور فی کلو میٹر construction پر کتنے خرچ ہوئے؟ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کے پاس اس کی detail ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جو وہاں پر میٹرو بنانے کے لئے خرچ ہوئے ہیں میرے پاس اس کی total detail ہے اگر یہ علیحدہ علیحدہ پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ بھی میں ان کو provide کر دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ بڑا simple اور آسان ہے۔ انہوں نے admit کیا ہے کہ یہ ٹوٹل لاگت ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ یہ زمین کی خریداری بتادیں، Shifting Utility expense بتا دیں اور فی کلومیٹر construction cost کا بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ اگلی جمعرات کو cost بتادیں گے اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ تو ٹالنے کے لئے کہہ رہے ہیں میں اس سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان بے اختیار ہے اور یہ کوئی بھی جواب دینا نہیں چاہتے کیونکہ یہ انتہائی اہم سوال ہے اور میرے پاس لاگت کا جواب پہلے سے ایوان میں آیا ہوا ہے۔ وہ میں دیکھنا چاہتا ہوں، یہ میں نے تین چیزیں بتادی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ دوبارہ بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں دوبارہ بات کروں گا۔ یہ نیا سوال بھیجیں اور انشاءاللہ تعالیٰ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کے تمام سوالوں کا جواب دوں گا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے دو سوال میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے بارے میں ہیں لیکن ان دونوں کا جواب نہیں ہے تو آپ مجھے بتادیں جو کوئی چیز میں نے غلط پوچھی ہو؟ ایک رقم ہے اس کا میں breakdown پوچھ رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ جمعرات کو اس کا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو رقم انہوں نے بتائی ہے، اس کا breakdown تو ہوگا۔۔۔

جناب سپیکر: جمعرات کو اس کا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کب جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: یہ جمعرات کو سارا جواب دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک چیز میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ جو رقم انہوں نے بتائی ہے اس کا breakdown ہو گا تو یہ رقم بتائی ہو گی تو یہ breakdown مجھے بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ سب لے کر آئیں گے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4505 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں پولٹری شیڈز کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4505: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں حکومت کی طرف سے پولٹری شیڈز کو آبادیوں سے باہر منتقل کرنے کے گزشتہ ایک سال کے دوران متعدد بار احکامات جاری کئے گئے؟

(ب) انتظامیہ نے اب تک ان احکامات پر کس حد تک عملدرآمد کیا ہے اور اب تک کتنے شیڈز آبادی سے باہر منتقل کئے جا چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ ان احکامات پر عملدرآمد میں سست روی کا شکار ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 (PEPA 1997) کے تحت محکمہ تحفظ ماحول کو کسی بھی پولٹری شیڈ کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔
تاہم ضلع سرگودھا کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول نے بطور ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس (PLGO) 2001 (ترمیمی) کے تحت چھ پولٹری شیڈز کو مورخہ 27.02.2016 میں نوٹسز / ہدایات جاری کیں۔

(ب) اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے پولٹری فارم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ارشد پولٹری فارم، چک نمبر 135، تحصیل سلانوالی، اگست 2008 میں آبادی سے باہر منتقل کیا اور اشرف پولٹری فارم، چک نمبر

S/136، ضلع سرگودھا، کو مورخہ 29.03.2016 کو سیل کر دیا گیا۔ ماجد پولٹری کنٹرول شیڈ کو جنوری 2015 میں بند کیا گیا۔

مزید برآں تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کی خلاف ورزی کرنے پر اٹھارہ عدد پولٹری شیڈز کے کیسز پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دائر کئے۔

(ج) جہاں کہیں بھی کوئی شکایت ہوتی ہے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ PEPA 1997 کے تحت محکمہ تحفظ ماحول کو کسی بھی پولٹری شیڈ کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے اور اس کے اگلے جز میں انہوں نے بتایا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے مندرجہ ذیل پولٹری فارمز کو شفٹ کر دیا ہے۔ جب ان کو اختیار حاصل نہیں ہے تو انہوں نے پھر کس قاعدے اور قانون کے تحت پولٹری فارمز شفٹ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم ریگولیٹری باڈی ہیں اور ہمارے پاس شفٹ کرنے کے اختیارات نہیں ہیں مگر پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت انہوں نے شفٹ نہیں کیا بلکہ ہم نے چھ پولٹری فارمز کو نوٹسز دیئے ہیں، ہم نے کوئی بھی پولٹری فارم شفٹ نہیں کیا اور جتنے پولٹری فارمز ہیں ہم ان کو ٹربیونل میں بھیج سکتے ہیں، ٹربیونل ان کو fine کر سکتا ہے اور بند کر سکتا ہے مگر shifting کے ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں اور کوئی پولٹری فارم وہاں سے شفٹ بھی نہیں ہوا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کا بڑا احترام کرتا ہوں کیونکہ ان سے ہمارا بڑا اچھا تعلق ہے۔ میں آپ کے توسط سے ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے پولٹری فارم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ارشد پولٹری فارم، چک نمبر 135، تحصیل سلانوالی، اگست 2008 میں آبادی سے باہر منتقل کیا تو ابھی منسٹر صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ ہم نے باہر کوئی پولٹری فارم

شفٹ نہیں کیا اور یہاں پر انہوں نے خود لکھا ہے کہ منتقل کیا۔ اب جواب یہ درست مانا جائے یا جو منسٹر صاحبہ نے اب کہہ دیا ہے وہ درست مانا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہم شفٹ نہیں کرتے، ان کو شفٹ کرنا، پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ان کی ایڈمنسٹریشن کی اتھارٹی ہے اور وہ شفٹ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی آپ سے عرض کروں گی کہ ان کے جتنے بھی نوٹسز ہوتے ہیں ہم ان کو ٹربیونل میں بھیجتے ہیں، ہم ان کو نوٹس دیئے جا سکتے ہیں، issue کر سکتے ہیں، کیسز ٹربیونل میں جا سکتے ہیں، ان کو fine ہو سکتا ہے اور ٹربیونل ان کو seal بھی کر سکتا ہے۔ ہمارے 18 کیسز ٹربیونل میں گئے ہوئے ہیں اور تین پولٹری فارمز seal بھی ہو چکے ہیں۔ یہ میں آپ کو بتانا چاہ رہی تھی۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بتایا جا رہا ہے کہ ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے لیکن لوکل گورنمنٹ کے آئین کے تحت وہ منتقل کرتے ہیں۔ جواب میں تو انہوں نے کہا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے، آپ پڑھ لیں، شاید میں تو اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں کیونکہ مجھے تو یہی نظر آ رہا ہے۔۔۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے۔۔۔

چوہدری عامر سلطان چیمہ: اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول ضلع سرگودھا نے ماحولیاتی آلودگی پیدا کرنے والے پولٹری فارم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے، یہاں پر تو یہی بتایا جا رہا ہے کہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول نے شفٹ کئے ہیں اور یہاں پر یہ نہیں بتایا جا رہا کہ یہ ضلعی حکومت نے شفٹ کئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے اس بات کی وضاحت چاہیے، مجھے اس سے لینا دینا نہیں ہے۔ اب یہ شفٹ ہو گیا تو ختم ہو گیا، اب میں چاہتا ہوں کہ ہمارے جواب درست آیا کریں اور جو ہم بولتے ہیں تو وہ جواب بھی ان کتابوں میں بھی چھپا کریں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! اس وقت یہ تھا کہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے PLGO کے تحت پولٹری فارم شفٹ ہو جاتا تھا مگر اب نہیں شفٹ ہو سکتا۔ اب ہم صرف ان کو ٹربیونل میں بھیجتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ جواب تو اب دے رہے ہیں، اب اٹھارہویں ترمیم کو کافی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ اس کو تین سال ہو گئے ہیں لیکن جواب تو اب دیا جا رہا ہے۔ میں نے تین سال پہلے کا جواب تو نہیں مانگا۔ جواب کی تاریخ وصولی بھی پڑھیں تو وہ 2۔ جون 2017 ہے۔ مطلب، اٹھارہویں ترمیم تو بہت پہلے ہوئی، ابھی میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جواب بھی کم از کم اس طرح سے دے دیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ کچھ انہیں بتا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ان کو بتاتی ہوں کہ یہ جو powers تھیں available under PLGO تھی under then Environment Department was District Government. آپ نے پانچ سال کی بات کی ہے It is not one year. You put the question for five years. So before the 18th amendment یعنی اٹھارہویں ترمیم کے بعد اب اختیار ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ ہم آپ کو وضاحت کر کے سمجھانا چاہ رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کا بڑا احترام کرتا ہوں کیونکہ وہ بڑی اور بزرگ ہیں میں ان کے احترام میں یہ پریس نہیں کرتا لیکن بہر حال سپیکر صاحب آپ نے بھی پڑھ لیا ہے، باقی سب نے بھی پڑھ لیا ہے اور میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ نے بھی دیکھ لیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ ایوان میں جواب بہتر دیا کریں۔ شکریہ

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں ایک بات کہہ دوں کہ آپ جیسے بات کر رہے ہیں۔

But now we can only regulate/monitor give these cases
to the Tribunal but not shift the poultry farms.

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی ان کا ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8551 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ماڈل لاری اڈا کا قیام اور جنرل بس سٹینڈ کی تزئین و آرائش سے متعلقہ تفصیلات

*8551: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کے قیام کا منصوبہ بنایا گیا اور اس کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل بس سٹینڈز کی مرمت تزئین و آرائش کے لئے بھی فنڈز موجود ہونے کے باوجود کام شروع نہیں کیا گیا جس بناء پر جنرل بس سٹینڈ کھنڈر میں تبدیل ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ماڈل لاری اڈا کی تعمیر اور جنرل بس سٹینڈ کی مرمت کا کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا بنایا جا رہا ہے اور اس کے لئے فنڈز بھی اس کے اپنے ذرائع آمدن سے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے جیسے ہی جنرل بس سٹینڈ کی مرمت و تزئین و آرائش کے لئے فنڈز پورے ہوئے اسی وقت جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کا کام شروع کروا دیا گیا اور اس وقت جنرل بس سٹینڈ سرگودھا پر تقریباً 14 کروڑ کے ترقیاتی کام جاری ہیں جس میں مندرجہ ذیل سکیموں کا کام متعلقہ محکمہ جات کر رہے ہیں:

Building Component, Road Component, Water Supply, Sewerage Drainage. Development Schemes

کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جنرل بس سٹینڈ سرگودھا کی مرمت و تزئین و آرائش کا کام شروع ہے اور جیسا کہ تفصیل اوپر جز (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ سوال سرگودھا میں ماڈل لاری اڈا کی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے پوچھا گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اس پر کام ہو رہا ہے، روڈز بن رہی ہیں، سیوریج ڈال رہا ہے، واٹر سپلائی اور بلڈنگ بن رہی ہیں۔ اب اس کی جو انہوں نے تخمینہ لاگت دی ہے تو اس میں بتایا جائے کہ کام کب شروع ہوا ہے، یہ کام کب تک پایۂ تکمیل تک پہنچے گا؟ مزید انہوں نے اس تخمینہ لاگت کو verify کیا ہے اس کو کوئی چیک کرنے والے ہیں کہ واقعی وہاں پر کام معیار کے مطابق ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں عرض کروں کہ یہ پہلے وہاں پر سی کلاس اڈا تھا جس کو اپ گریڈ کر کے بی کلاس کیا جا رہا ہے، اس میں 14 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی اور یہ تمام 14 کروڑ روپے اڈے کی آمدن سے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس میں چار ڈیپارٹمنٹس involve ہیں وہ بالکل clear لکھے ہیں جس میں ایکسیئن ہائی وے، ایکسیئن بلڈنگ، ایکسیئن پبلک ہیلتھ اور پی ایچ اے شامل ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ ایک ماہ میں یہ کام مکمل ہو جائے گا، اس کی بلڈنگ بن چکی ہے، جو میرے پاس اطلاع آئی ہے اس کے مطابق روڈز بن چکی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ باقی معاملات بھی ایک ماہ میں مکمل کر کے اس اڈے کو چلا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ کام ٹھیک ہو رہا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کام شروع کب کیا گیا تھا اور اس کا معیار کیسا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان کے معیار کے بارے میں بتا دیں، یہ بھی بتا دیں کہ شروع کب کیا تھا اور مکمل کب ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شروع کب کیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہم اس کو بتا دیتے ہیں کہ شروع کب کیا تھا لیکن ہمیں تو مکمل ہونے سے غرض ہے ناں، ہمیں تو لوگوں کو سروس مہیا کرنے سے غرض ہے اور انشاءاللہ اگلے ماہ تک مکمل ہو کر لوگوں کو سروس سہولیات ملنا شروع ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8594 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے شمالی علاقہ حلقہ پی پی۔144 میں فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*8594: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور کے حلقہ پی پی۔144 میں قائم فیکٹریوں میں کاربن، کیمیکل اور تاریں جلا کر پورے علاقے کی فضا کو آلودہ کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ فیکٹریوں کے خلاف کیا قانونی کارروائی کرنے اور انہیں شہری آبادی سے دور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ شمالی لاہور کے حلقہ پی پی۔144 میں فیکٹریاں اور آبادیاں ساتھ ساتھ ہیں اور یہ علاقے بغیر کسی منصوبہ بندی کے وجود میں آئے ہیں۔ اس علاقہ میں فیکٹریوں میں لوہے کو گرم کرنے کے لئے گیس بطور ایندھن استعمال ہوتی تھی لیکن گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے ان فیکٹریوں نے ٹائر، کاربن پاؤڈر اور کوئلہ وغیرہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ فضائی آلودگی اور علاقہ مکینوں کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلعی دفتر تحفظ ماحول نے علاقے کا سروے کرتے ہوئے 101 فیکٹریوں کی رپورٹس مرتب کی ہیں جس کے نتیجہ میں 63 فیکٹریوں کو تحفظ ماحول آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں اور 38 کو نوٹسز جاری ہو چکے ہیں اور قانون کے مطابق مزید کارروائی بھی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (ب) سے میرا related supplementary question ہے کہ 63 کمپنیوں کے خلاف جو نوٹسز جاری کئے گئے ہیں اور ان میں سے 38 کے خلاف جو کارروائی ہوئی ہے۔ اس میں کتنا جرمانہ ہوا ہے، کتنی سزا ہوئی ہے اور ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جز (ب) کے جواب میں جو لکھا ہے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ 101 کارخانوں کی ہم نے انسپکشن کی ہے۔ اس میں 63 کو ہم نے environment protection orders دیئے ہیں اور 38 کو ہم نے notices issue کئے ہیں اور اس میں جب ہمارے ہاں smog آیا تھا تو ہم نے تقریباً سب کو seal کیا تھا پھر اس کے بعد اب وہ ساری کی ساری تو نہیں ان میں سے کئی فیکٹریز ہیں جنہوں نے pollution control devices install کر دی ہیں اور آہستہ آہستہ جو باقی بھی ہیں انہوں نے بھی وہ install کرنے کی ہم سے commitment کی ہوئی ہے تو وہ جب ان میں ساری install ہو جائیں گی اور جب تک اگر ہمیں کوئی وہاں سے ایسی شکایت ہو گی کہ وہ وہاں install نہیں ہوئیں اور وہ فیکٹریز pollution پیدا کر رہی ہیں تو پھر ہم دوبارہ اس کے اوپر انہیں ٹربیونل میں بھیجیں گے، ان کے اوپر کیسز بھی ہو سکتے ہیں، ان کو fines بھی ہو سکتے ہیں لیکن ہم نے smog کے دوران ان سب کو بند کیا تھا اور ایسا بھی ہوا تھا کہ یہ سارے furnaces کے جو کارخانے تھے یہ شہر سے باہر تھے، آہستہ آہستہ یہ ہوا کہ ساتھ ساتھ آبادی آتی گئی اور آبادی کے ساتھ یہ کارخانے اور آبادی mix ہو گئی اور وہاں سے پھر یہ سارا جو سسٹم تھا اس کو ہمیں correct کرنا پڑا، ان کو ہم نے نوٹسز دیئے کہ آپ اس pollution کو ختم کریں کیونکہ residential area درمیان میں آ گیا ہے اور یہ pollution سب کو بہت نقصان دیتی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ یا حکومت پنجاب ان residential areas میں جو یہ فیکٹریز ہیں اور جو یہ pollution پیدا کر رہی ہیں ان کو کہیں اور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ جو فیکٹریز pollution پیدا کرتی ہیں ان کو آبادی سے باہر نکالنے کا آپ کا ارادہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! 228 فیکٹریز نے pollution ختم کرنے کے لئے devices لگا دی ہیں۔ ہمارے پاس یہ اختیارات نہیں ہیں کہ ان سے کہیں کہ آپ یہاں سے شفٹ کریں۔ یہ ہماری Regulatory Body ہے، ہم regulate کر سکتے ہیں، ان کو بند کر سکتے ہیں لیکن انہیں شفٹ نہیں کر سکتے، وہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: وہ گورنمنٹ کی بات پوچھ رہی ہیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی صرف بات نہیں پوچھ رہے۔ وہ گورنمنٹ کی بات پوچھ رہی ہیں کہ گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! یہ فی الحال تو مجھے ان کا نہیں پتا کہ ان کا کوئی ایسا پروگرام ہو مگر بہتر یہی ہو گا کہ ان کو اگر کسی اور جگہ پر اکٹھا کر کے شفٹ کیا جائے کہ وہ residential areas سے ہٹ جائیں۔ It will be a better solution.

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔ جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9425 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں سال 2015-16 میں گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ اور روٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9425: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں یکم جولائی 2015 سے 30۔جون 2016 اور یکم جولائی 2016 سے 30۔جون 2017 تک کس تاریخ کو MVE نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا ان میں کتنی گاڑیوں کو فٹ قرار دیا گیا اور کتنی کو reject کیا گیا؟

(ب) MVE کس کس قسم کی گاڑیوں کا فٹنس کے لئے معائنہ کرتے ہیں اور سالانہ کتنی گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ ہوتا ہے؟

(ج) مالی سال 2015-16 میں ضلع ساہیوال میں کتنی گاڑیوں کے روٹس جاری کئے گئے تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف)

مالی سال 2015-16

ماہ	تعداد گاڑیاں پاس شدہ	معطلی	اوسطاً گاڑی پاس شدہ فی دن
جولائی 2015	993	30	38
اگست 2015	829	25	31

ستمبر2015	847	17	32
اکتوبر2015	1068	33	41
نومبر2015	748	23	28
دسمبر2015	913	28	35
جنوری2016	898	22	34
فروری2016	777	23	29
مارچ2016	950	28	33
اپریل2016	844	33	32
مئی2016	964	31	37
جون2016	758	27	29
کل تعداد	10589	320	33 گاڑی فی یوم

مالی سال17۔2016

ماہ	تعداد گاڑیاں پاس شدہ	معطلی	اوسطاً گاڑی پاس شدہ فی دن
جولائی2016	1192	30	45
اگست2016	841	22	32
ستمبر2016	627	14	24
اکتوبر2016	915	37	35
نومبر2016	957	41	36
دسمبر2016	744	32	28
جنوری2017	1140	42	43
فروری2017	1063	38	40
مارچ2017	1027	29	39
اپریل2017	965	24	37
مئی2017	1609	36	61
جون2017	840	21	32
کل تعداد	11920	366	37 گاڑی فی یوم

(ب) MVE تمام کمرشل گاڑیوں بشمول سرکاری، نیم سرکاری و تمام فلاحی اداروں کی گاڑیاں (فٹنس سرٹیفکیٹ) معائنہ کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ گاڑیوں میں بس، ٹرک، ٹیکسی، پک اَپ، رکشا، ویگن، منی بس، ٹریکٹر ٹرالی، وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں MVE کو سالانہ گاڑیوں کو چیک کرنے کا ٹارگٹ نہیں دیا جاتا۔ Revenue Collection کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے۔ جس میں گورنمنٹ وقتاً فوقتاً کمی بیشی کرتی رہتی ہے۔

مالی سال16۔2015، Revenue Target مبلغ۔/35,66,890 روپے تھا جبکہ دفتر MVE ساہیوال میں مبلغ۔/35,90,000 گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے جو کہ مبلغ۔/23,110 ٹارگٹ سے زیادہ ہے۔ جبکہ مالی سال17۔2016 میں گورنمنٹ نے مبلغ۔/48,79,800 ٹارگٹ دیا تھا جو کہ دفتر ہذا نے مبلغ۔/60,24,650 اپنے ہدف سے مبلغ۔/11,44,850 روپے زیادہ حاصل کیا۔

(ج) مالی سال16۔2015 ضلع ساہیوال میں جن گاڑیوں کے روٹ پرمٹ جاری کئے گئے ان کی تفصیل نیچے بیان کی جاتی ہے۔

	سواری والی گاڑیاں				لوڈر گاڑیاں			
	بس	منی بس	ویگن	ٹیکسی	رکشا	ٹرک	منی ٹرک	پک اپ
نئے جاری شدہ روٹس	37	72	255	684	58	463	01	1053
تجدید شدہ روٹس	50	87	516	264	---	218	---	284
کل تعداد	87	159	771	948	58	681	01	1337

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ ایک سال میں 10589 گاڑیاں انہوں نے پاس کیں اور 320 معطل کیں تو چونکہ ممبر صاحبان ٹائم پہلے ہی بہت زیادہ لے چکے ہیں، یہ بتا دیں کہ اب وہ جو320 گاڑیاں 16-2015 میں انہوں نے معطل کیں ان کا کیا status ہے، وہ کس طرح معطل کرتے ہیں؟ وہاں پر کیا black and white میں انہوں نے بند کیا ہوا ہے، انہیں کس طرح کیا ہے اور جو گاڑیاں انہوں نے پاس کی ہیں وہ کون کون سی ہیں یعنی بس ہے، ویگن ہے، ٹرک ہے اور وہ ذرا بتا دیں کہ ان کی ساخت کیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ تو علیحدہ علیحدہ انہوں نے لکھی ہوں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ تمام کمرشل گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ ان کو چیک کر کے جاری کیا جاتا ہے۔ انہوں نے detail مانگی ہے۔ یہاں پر لکھا ہے کہ:

> "ضلع ساہیوال میں یکم جولائی 2015 سے 30۔ جون 2016 اور یکم جولائی 2016 سے 30۔ جون 2017 تک کس تاریخ کو موٹر وہیکل ایگزامینر نے گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا اور ایک روز میں کتنی گاڑیوں کا معائنہ کیا گیا، ان میں کتنی گاڑیوں کو fit قرار دیا گیا اور کتنی کو reject کیا گیا۔"

جناب سپیکر! یہ میرے پاس پوری کی پوری book پڑی ہے۔ یہاں پر ایک ایک دن کا لکھا ہے۔ ایک ایک گاڑی کا یہاں پر لکھا ہے۔ یہ مکمل جو 10 ہزار کا انہوں نے کہا ہے تو 10 ہزار ہی اس کاغذ میں لکھا ہوا ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں تو مجھے وقفہ سوالات میں ایک گھنٹہ extend کروا دیں اگر قانون اجازت دیتا ہے، میں ایک ایک گاڑی کا پڑھوں گا، میرے پاس تمام تر detail موجود ہے۔ اگر ویسے

بات کرنا چاہیں تو یہ میرے بھائی ہیں، ان کا کام بھی یہی ہے، یہ جتنی گاڑیاں بھیجتے ہیں، ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی چیک کرتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے جون 2018 میں میاں شہباز شریف نے جو پروگرام دیا ہے کہ آٹومیٹک کمپیوٹر کے ذریعہ سے ان کے ضلع میں گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔ یہ تمام ریکارڈ میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلے سوال پر آجائیں۔ مہربانی

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں، میرا یہ بڑا ضروری سوال ہے۔ آپ کی مہربانی۔ میں ایوان کا اتنا وقت نہیں لینا چاہتا تھا لیکن پارلیمانی سیکرٹری خود وہ وقت gain کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بڑا simple سوال پوچھا ہے کہ کس تاریخ کو موٹر وہیکل ایگزامینر نے گاڑیوں کا فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے معائنہ کیا، کوئی تاریخ نہیں دی گئی، ڈیپارٹمنٹ نے کسی تاریخ سے مطلع نہیں کیا، صرف یہ بتا دیا کہ روزانہ اوسط لگا دی۔ اب اس کو بھی چھوڑ دیں، انہوں نے 320 گاڑیاں 16-2015 میں معطل کی ہیں، میں simple سی بات کر رہا ہوں اور 17-2016 میں انہوں نے 366 گاڑیاں معطل کی ہیں، اب ان گاڑیوں کا status کیا ہے، ان کو کتنا fine کیا گیا ہے، کون کون سی ساخت کی وہ گاڑیاں تھیں اور وہ اس وقت کہاں پر بند ہیں، کیا وہ pollution میں ہیں، ان کا کیا کردار ہے اور انہوں نے ان کو کتنا جرمانہ کیا ہے وہ بتائیں؟

جناب سپیکر: یہ سارا تو اس طرح نہیں ہے ناں۔ کتنا وہ بتا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جی، وہ simple سا بتا دیں۔

جناب سپیکر: وہ سارا انہوں نے لکھ کر دے دیا ہے۔ مہربانی کریں، اب آپ اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کا تو جواب لے لیں، یقین کریں اس کا جواب ہی نہیں ہے۔ وہ گاڑیاں جو دھواں چھوڑ رہی ہیں، ساہیوال شہر میں pollution پھیلا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے جن کو جرمانے کئے ہیں ان میں سے کوئی نہیں ہیں۔ آپ آگے چلیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اس کا کیا کریں گے، یہ بتا دیں، ہمارا کیا future ہے، ہمارے شہریوں کا کیا قصور ہے، یہ چیک ہی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ معطلی 320 بتا دی ہے، انہوں نے ساری تفصیل بتا دی ہے، اب کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے 320 گاڑیاں 16-2015 میں معطل کی ہیں اور 366 گاڑیاں 17-2016 میں معطل کی ہیں، ان گاڑیوں پر انہوں نے کیا fine کیا ہے، اب وہ بند ہیں، ان کا کیا status ہے اور اب وہاں پر وہ کیا اقدامات کر رہے ہیں، صرف یہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: اگر آپ یہ پوچھتے تو وہ یہ بھی بتا دیتے۔ اب آپ اگلا سوال لے لیں ناں، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے وہاں پر detail پڑھی کہ اتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے اور اتنی گاڑیوں کو reject کیا گیا اور ان کو fine کیا گیا۔ مجھے یہ بتا دیں کہ گاڑی فٹنس کے لئے آئے تو اس کو fine کرنے کے لئے ہمارے پاس کیا اختیارات ہیں؟ ہم نے تو اس کو چیک کرنا ہے، اگر وہ fit نہ ہو تو اس کو reject کر دیں گے اور 15 دن کا ٹائم دیں گے، اس کے بعد دوبارہ گاڑی fit کروا کر آئیں گے تو اس کو ہم دوبارہ چیک کر لیں گے، ہم نے fine کس بات کا کرنا ہے؟ ہم کوئی روڈ کے اوپر کھڑے ہیں، ہم وہاں پر کوئی روڈ کے اوپر گاڑیاں چیک کر رہے ہیں، ہم کوئی اوور لوڈنگ چیک کر رہے ہیں، وہ تو ہمارے پاس فٹنس کے لئے آتے ہیں تو فٹنس کے لئے اگر کوئی گاڑی آئے اور fit نہ ہو تو ہم اس کو reject کرتے ہیں، fine کس چیز کا ہے، مجھے ذرا یہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بس جواب آ گیا ہے۔ جی، آپ کا اگلا سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں مطمئن ہوں۔ جواب آ گیا ہے۔ اب آپ اپنی بات کریں۔ آپ اپنے اگلے سوال پر آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8866 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں ماحولیاتی آلودگی سے متعلق جرمانہ اور کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*8866: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال16-2015 سے آج تک ساہیوال ڈویژن کی حدود میں کس کس فیکٹری، کارخانہ اور دیگر پالوشن پھیلانے والے اداروں کے خلاف محکمہ نے کیا کیا کارروائی کی ہے ان سے کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنوں کو سزائیں دلوائی گئی ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں محکمہ کے کون کون سے ملازم تعینات ہیں اور ان کے فرائض منصبی کیا کیا ہیں؟

(ج) اس ڈویژن کے اضلاع میں کس کس جگہ مقررہ حد سے زیادہ فضائی اور آبی آلودگی پائی جاتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں فضائی / آبی آلودگی کا سبب بننے والی رائس ملز / ماربل یونٹس / بھٹہ خشت و دیگر کو پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل لاہور کی طرف سے۔/4,78,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ

محکمہ تحفظ ماحول اوکاڑہ نے سال16۔2015 میں آلودگی پھیلانے والی 97 فیکٹریوں اور کارخانوں کو PLGO 2001 کے تحت نوٹس جاری کئے جبکہ حفاظتی تدابیر کی عدم تعمیل کی وجہ سے 27 یونٹس کو سیل کیا گیا۔ اس کے علاوہ اس دوران 27 فیکٹریوں اور کارخانوں کی رپورٹ مزید کارروائی کے لئے Punjab Environmental Protection Act 1997 کے تحت EPA ہیڈ کوارٹر بھجوائی گئی جن میں سے 24 کو Hearing Notice جبکہ تین کو آلودگی پھیلانے پر ماحولیاتی حکم نامے EPO جاری کئے ہیں۔ سال16۔2015 میں 55 کارخانوں کے کیس عدم تعمیل کے باعث ماحولیاتی ٹربیونل میں بھجوا دیئے گئے، بعض کارخانوں کو جرمانہ ہو چکا ہے اور کچھ کے کیس زیر سماعت ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کی کاوشوں کے نتیجے میں بیشتر انڈسٹریز نے فضائی آلودگی کے سدّباب کے لئے سائیکلون سسٹم نصب کر لئے ہیں۔

ضلع پاکپتن

سال16۔2015 میں ضلع پاکپتن میں فضائی / آبی آلودگی کا سبب بننے والی رائس ملز، بھٹہ خشت، ہاؤسنگ کالونی و دیگر کو (PLGO-2001) کے تحت اور پنجاب ماحولیاتی ٹربیونل کی طرف سے ۔/6,40,000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیول

تحفظ ماحول دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ،انسپکٹر ،فیلڈ اسسٹنٹ ، سینئر کلرک، جونیئر کلرک، ڈرائیور، نائب قاصد، چوکیدار اور خاکروب تعینات ہیں۔ فیلڈ سٹاف بشمول اسسٹنٹ ڈائریکٹر، انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور ڈرائیور فیلڈ ورک کرتے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ

محکمہ تحفظ ماحول اوکاڑہ کے کل 10 ملازمین ہیں۔ تحفظ ماحول دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر، انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ ، سینئر کلرک، جونیئر کلرک، ڈرائیور، نائب قاصد، چوکیدار اور خاکروب تعینات ہیں۔

ضلع پاکپتن

ضلع پاکپتن کے تحفظ ماحول کے دفتر میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر، انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ، سینئر کلرک، جونیئر کلرک ، ڈرائیور، نائب قاصد، چوکیدار اور خاکروب تعینات ہیں۔ فیلڈ سٹاف میں بشمول اسسٹنٹ ڈائریکٹر، انسپکٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور ڈرائیور جو کہ صرف فیلڈ ورک کرتے ہیں۔

(ج) ساہیوال ڈویژن زیادہ تر زرعی علاقہ پر مشتمل ہے۔ دیہاتی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں میں فضائی آلودگی / آبی آلودگی کا معیار زیادہ ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی ٹریفک، صنعتی آلودگی و دیگر اسباب ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کون سے جز پر ضمنی سوال ہے اور کون سے جز پر جائیں گے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ:

"کس کس جگہ پر مقررہ حد سے زیادہ فضائی اور آبی آلودگی پائی جاتی ہے"؟

جناب سپیکر! جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے commit کیا ہے کہ:

"ساہیوال ڈویژن زیادہ تر زرعی علاقہ پر مشتمل ہے۔ دیہاتی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں میں فضائی آلودگی / آبی آلودگی کا معیار زیادہ ہے۔"

جناب سپیکر! کوئی چھ ماہ پہلے last session میں ہماری بہن وزیر صاحبہ نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: ایوان کا ٹائم ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! last session میں ہماری بہن نے وعدہ فرمایا تھا کہ چونکہ ساہیوال میں آبی اور ماحولیاتی آلودگی زیادہ ہے اس لئے وہاں پر کوئی سسٹم نصب کر رہے ہیں تاکہ آلودگی کو کنٹرول کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں اپنی بہن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے monitoring unit purchase کر لیا ہے اور کب تک لگانے جارہے ہیں تاکہ آلودگی کنٹرول ہو سکے اور ساہیوال کے شہریوں کو سکھ کا سانس آسکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی پوری کوشش ہے کہ ہم environment کو درست کریں، صفائی ہو اور آلودگی ختم کریں۔ ہم نے اس مقصد کے لئے پانچ Air Monitors اور ایک موبائل یونٹ لئے تھے۔ چونکہ لاہور میں سموگ بہت زیادہ تھی اس لئے ہم نے پورے پانچ Monitors لاہور میں استعمال کئے اور یہاں پر ہم نے ان کی monitoring کی اور یہ جاننا چاہتے تھے کہ air میں کتنی زیادہ pollution ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سموگ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر سکیں اس کے لئے ہم پروگرامز بنا رہے ہیں۔ دنیا بھر میں آلودگی ختم کرنے کے لئے وقت لگتا ہے ایک دن میں آلودگی ختم نہیں ہوتی۔ ساہیوال کے لئے ہمارے پاس monitors ہیں ہم آپ کو وہ دیں گے اور آپ کے جتنے بھی ایسے units جہاں سے آلودگی ہوتی ہے انہیں ہم وارننگ بھی دیتے ہیں، انہیں سمجھاتے بھی ہیں اور monitoring بھی کرتے ہیں۔ ہمارا بھی بہت بڑا فرض ہے اور ہماری ڈیوٹی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتی ہوں کہ سول سوسائٹی، کارخانہ داروں اور agriculturists کو بھی آلودگی ختم کرنے کے لئے اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ ہم monitoring کر کے آتے ہیں تو ہمارے سامنے ایک اور شکل ہوتی ہے اور جب ہم واپس آتے ہیں تو دوبارہ سے وہی باتیں کر دیتے ہیں جس سے آلودگی پھیلتی ہے اس لئے اسے ختم کرنے کے لئے ہم نے مل کر کام کرنا ہے اور یہ ایک دن کا پراجیکٹ نہیں ہے بلکہ اس میں وقت لگے گا اور حکومت پنجاب نے pollution air اور water pollution ختم کرنے کے لئے بہت سارے پراجیکٹس سوچ رکھے ہیں۔ جیسے میں نے کہا کہ آہستہ آہستہ آپ کے ضلع میں 55 یونٹس میں cyclones لگا رہے اور awareness بھی ہو رہی ہے۔ اب کارخانہ دار کوشش کر رہے ہیں کہ ہم اپنے unites میں وہ devices لگائیں جہاں سے pollution کم ہو کیونکہ اگر ایسا کریں گے تو exports بھی اچھی ہوں گی۔

Which will abide by these regulations. They will be able to export and international market will buy the goods otherwise the exports will not be as welcome and they will not take our goods and the International market will not buy them if you don't abide by the regulations.

ہم چاہتے ہیں کہ سب regulations کو regulate کریں اور ہماری یہی کوشش ہے اور ہم کرتے چلے جا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے وعدہ یاد دلایا تھا۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں آپ کو بتائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری بہن نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا کہ ساہیوال کو monitoring unit دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! دیکھیں ابھی ہمارے پاس پانچ monitors ہیں ہم نے مزید monitors بھی خریدنے ہیں چونکہ پورے پنجاب کے لئے پانچ monitors کافی نہیں ہیں۔ جب آپ کو ضرورت ہو گی تو ہم آپ کو monitor بھیج دیں گے اگر ضرورت نہ ہو تو آپ ویسے ہی monitor نہ رکھیں۔

جناب سپیکر: جی، بھجوا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 9427 بیگم خولہ امجد کا ہے لیکن اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ اب میں آگے جا چکا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! صرف ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ مہربانی کریں۔ بیگم خولہ امجد کا سوال pending کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8893 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8893: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے سال 2016 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے حکومت نے تاحال کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ان اقدامات کی وجہ سے فضائی آلودگی میں کس حد تک قابو پایا جاسکا ہے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پھیلانے والے اداروں، مل، فیکٹریوں وغیرہ کے خلاف کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے فضائی آلودگی کا جائزہ لینے کے لئے سال 16-2015 میں دو کروڑ روپے کی لاگت سے Air Pointer خریدا ہے جس کی مدد سے ضلع لاہور کے مختلف مقامات پر Air Quality Monitoring اور فضائی آلودگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول کا ضلعی دفتر صنعتی سروے کرتا رہتا ہے۔ لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی emissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں ٹریفک چلاننگ و آگاہی مہم شروع کی ہے۔ حکومت پنجاب کے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے Vehicle Inspection Certification System کے نام سے ایک جدید ورکشاپ کا آغاز کیا ہے جس میں گاڑیوں کی فٹنس چیک کرنے کے علاوہ گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں بھی چیک کیا جاتا ہے۔ اب تک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گرین ٹاؤن اور کالا شاہ کاکو کے مقام پر دو ورکشاپس قائم کر دی گئی ہیں اس کے علاوہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے اگست 2016 میں گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں اور شور کے لئے ماحولیاتی معیار بھی مقرر کر دیا ہے۔

(ب) فضائی آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں کے خلاف محکمانہ کارروائی جاری ہے اور 53 فیکٹریوں کو ماحولیاتی تحفظ آرڈر (Environmental Protection Order) جاری ہو چکے ہیں

اور 207 فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں اور باقی ماندہ بھی آلات نصب کروا رہے ہیں اور بتدریج غیر معیاری ایندھن کا استعمال بھی کم ہو رہا ہے جس سے کافی حد تک آلودگی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ تحفظ ماحول کے 2016 کے سروے کے مطابق سڑکوں پر Suspended Particulate Meter کی مقدار کسی حد تک زیادہ پائی گئی ہے۔ جسے کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول کی تشکیل کردہ ٹیمیں گاڑیوں کا معائنہ کرتی رہتی ہیں اور معیار سے زیادہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان بھی کیا جاتا ہے۔ ٹیم میں ٹریفک پولیس یا موٹر وہیکل examiner کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ لاہور شہر میں چلنے والی ٹریفک و دیگر ٹرانسپورٹ کی emissions کو کم کرنے کے لئے محکمہ تحفظ ماحول نے رواں سال 2016 میں ٹریفک چلاننگ و آگاہی مہم شروع کی ہے جس میں لاہور شہر کے تمام مین روڈ جس میں ملتان روڈ، جی ٹی روڈ، علامہ اقبال روڈ، لاری اڈا اور شاہدرہ سٹیشن شامل ہیں ان مختلف جگہوں پر emissions Smoke & Noise کی خلاف ورزی پر چالان کئے گئے ہیں جس کے نتائج درج ذیل ہیں:

1۔	کل گاڑیاں جو چیک ہوئیں	6088
2۔	کل چالان	1166
3۔	کل جرمانہ جو عائد ہوا	461,950
4۔	کل گاڑیاں جو بند کی گئیں	253

اس کے علاوہ ٹریفک کی آگاہی کے لئے بینرز آویزاں کئے گئے ہیں اور دھواں اور شور کے اخراج سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی نقصانات سے آگاہی کے لئے ڈرائیورز اور عوام الناس میں ماحولیاتی شعور اجاگر کرنے کے لئے پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی پر کام کرتے ہوئے 2016 میں صنعتی سروے کئے اور Punjab Environmental Protection Act 1997 کے تحت فضائی آلودگی کرنے والے صنعتی یونٹس کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے کارروائی کی ہے جس کے نتیجہ میں اب تک 53 تحفظ ماحول آرڈر (EPO) جاری ہو چکے ہیں اور محکمانہ ہدایات کے نتیجہ میں تقریباً 207 نے آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے 96 یونٹس کو ذاتی شنوائی کے نوٹسز بھی جاری کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) سے متعلقہ میرا ضمنی سوال ہے کہ 16-2015 میں جو Air Pointer خریدے گئے ہیں Environment میں ان کا کیا impact آیا ہے؟ کیا ان کا استعمال شروع ہو گیا ہے اور ان کا SPM level کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ منسٹر level بھی بتائیں۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! پانچ monitors اور ایک موبائل یونٹ ہے۔ ہم ان سے air monitoring کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ pollution level کیا ہے۔ جب سموگ تھا، pollution تھی لیکن شکر الحمد للہ ہمارے ہمسائے ملک کی طرح نہیں تھی جہاں انہیں سکول بند کرنا پڑے۔ ہمارے monitor کی reading ہوتی تھی اور ہم وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ share کرتے تھے لیکن ہم نے یہ محسوس کیا تھا کہ سکول بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بات ادھر ختم نہیں ہوتی ہم monitor تو کرتے ہیں لیکن ہمیں air pollution ختم کرنے کے لئے بہت planning کرنی پڑے گی اور ہمیں بہت سارے کام کرنا پڑیں گے چونکہ یہ ایک regional issue ہے یہ صرف پاکستان یا پنجاب کا issue نہیں ہے بلکہ اس ریجن میں چائنا، ہندوستان اور پاکستان کو مل کر ایک پروگرام بنانا ہو گا۔ اگر ہم اکیلے کرتے ہیں اور وہاں سے pollution آتی ہے تو پھر بھی بات نہیں بنتی تو

> It is regional issue and we have to resolve it and we are on the way to resolving. We are trying to conduct meetings. We are trying to make projects and plans.

تا کہ ہم اس چیز پر قابو پا سکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9428 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8945 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کی روک تھام سے متعلقہ تفصیلات

*8945: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے لئے 15-2014اور16-2015 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں اس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جارہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اور ان منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ ہوچکی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) 15۔2014اور16۔2015میں محکمہ تحفظ ماحول جہلم کا کوئی منصوبہ علیحدہ سے تیار نہ کیا گیا تھا۔ حال ہی میں ہی پنجاب کی سطح پر پانچ عدد ائیر پوائنٹرز خریدے گئے ہیں جن کی مدد سے ضلع جہلم کاSPMلیول ناپا جائے گا۔

(ب) ضلع جہلم میں فضائی آلودگی کا لیول نہ ناپا گیا ہے اس مقصد کے لئے حال ہی میں پنجاب کی سطح پر پانچ ائیر پوائنٹرز خریدے گئے ہیں جن کی مدد سے ضلع جہلم کاSPM لیول ناپا جائے گا۔ جہلم شہر کے قریب بڑی تین فیکٹریاں ہیں جن میں Pakistan Tobacco Company(PTC)،ICI Soda Ash،Dandot Cementشامل ہیں۔ تینوں کو ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے آرڈرز جاری ہوچکے ہیں جن کی تعمیل میں پاکستان ٹوبیکو کمپنی نے فضائی آلودگی کے کنٹرول کے لئےAir Pollution Control سسٹم لگایا ہے۔ ICI Soda Ashنے Air Pollutionکو کنٹرول کرنے کے لئے Device Air Pollution Control لگائی ہے اورDandot Cement فیکٹری نےDustکو کنٹرول کرنے کے لئےElectro Static Precipitator سسٹم لگایا ہے۔البتہ15۔2014 میں ماحولیاتی آلودگی کے باعث بننے والی23فیکٹریوں کوEnvironment Protection Ordersجاری ہوئے اور 2015 میں13 فیکٹریوں کے خلافEnvironment Protection Orders جاری ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع جہلم میں علیٰحدہ سے محکمہ تحفظ ماحول کے پاس ایسا کوئی منصوبہ نہ ہے محکمہ تحفظ ماحول ایک ریگولیٹری اتھارٹی ہے اور اس کا کام ماحولیاتی قوانین پر عملدرآمد کروانا ہے جس کا تذکرہ جواب (ب) میں درج ہے۔ آلودگی پیدا کرنے والے اداروں کو حکم نامہ زیر دفعہ 16 مجریہ پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 برائے آلودگی کنٹرول جاری کیا جاتا ہے اس پر عمل ماحولیاتی عدالت کے ذریعے کرایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ 15-2014 میں 23 فیکٹریوں اور 2015 میں 13 فیکٹریوں کے خلاف EPO جاری ہوئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پر کتنا عمل ہوا اور کیا action لیا گیا؟

جناب سپیکر: آپ 23 فیکٹریوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر: انہوں نے 15-2014 میں 23 فیکٹریوں کے خلاف یہ orders جاری کئے ہیں اور پھر 2015 میں 13 فیکٹریوں کے خلاف orders جاری کئے ہیں۔ اب میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر انہوں نے ان فیکٹریوں کو EPO جاری کئے ہیں تو ان پر کتنا عمل ہوا ہے اور کیا action لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ منسٹر صاحبہ! یہ بہت important سوال ہے بتائیں کہ کتنا عمل ہوا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! وہاں پر چار بڑے کارخانے ہیں یعنی چار بڑی انڈسٹریز ہیں جن میں ICI Paints Pakistan, Soda Ash Industry Pakistan, Pakistan Tobacco Company اور ایک سیمنٹ فیکٹری ہے۔ ان سب نے pollution کو کنٹرول کرنے کے لئے اپنے اپنے devices لگائے ہوئے ہیں۔ جب ہماری monitoring team جاتی ہے تو ان کے devices کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اب ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جب یہ کارخانے چلیں تو یہ اپنے ان devices کو online monitoring system کے ساتھ link کریں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ ان کے devices چل رہے ہیں۔ چونکہ یہ سسٹم چلانا بہت costly ہے، اس کی لاگت تقریباً forty thousand per hour ہے اس لئے وہ کبھی یہ devices چلا دیتے ہیں اور کبھی بند کر دیتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ devices online

monitoring system کے ساتھ link ہو جائیں تا کہ ہم انہیں چوبیس گھنٹے monitor کر سکیں اور یہ دیکھ سکیں گے کہ pollution کنٹرول کرنے کی technology یہ انڈسٹریز والے چلا رہے ہیں یا نہیں۔ یہ system online link ہونے سے اس پر ہمارا کنٹرول ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! دوسرا EPO کے مقدمات ٹربیونل کے پاس ہیں اور ٹربیونل ان مقدمات کا فیصلے کرے گا۔ ٹربیونل ان فیکٹریوں کو fine کر سکتا ہے اور ان کو بند بھی کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میٹرو بس کے کرایہ اور مسافروں سے متعلقہ تفصیلات

*9428: **جناب طارق محمود باجوہ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شاہدرہ سے گجومتہ تک میٹرو بس کا کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے نیز کتنے مسافر روزانہ سفر کرتے ہیں؟

(ب) کتنی بسیں اس روٹ پر چلتی ہیں اور کتنی سبسڈی اس مد میں دی جاتی ہے؟

(ج) کیا حکومت ضلع ننکانہ صاحب میں میٹرو بس یا اورنج ٹرین چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)　لاہور میٹروبس سروس کا شاہدرہ سے گجومتہ تک کا کرایہ20روپے وصول کیا جاتا ہے۔ جولائی2016سے جون2017تک کے مطابق اوسطاً132,455مسافروں نے روزانہ سفر کیا۔

(ب)　لاہور میٹروبس سروس کے روٹ پر کل64 بسیں چلتی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے17-2016میں دی جانے والی کل سبسڈی2,249,759,735روپے ہے۔

(ج)　ضلع ننکانہ صاحب میں میٹروبس سروس یا اورنج لائن ٹرین چلانے کا کوئی منصوبہ حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

لاہور:حلقہ پی پی۔145 میں سپیڈو بس چلانے سے متعلقہ تفصیلات

*9552: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز کیا ہے؟

(ب)　کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے کئی روٹس سپیڈو بس سے محروم ہیں؟

(ج)　اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔145 کے روٹس بادامی باغ تا بسی موڑ محمود بوٹی انٹر چینج تا داروغہ والا، سٹیشن تا واڑہ گجراں اور ائرپورٹ تا محمود بوٹی تک سپیڈو بس چلانے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)　جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز 20۔مارچ 2017سے کیا گیا ہے۔

(ب)　جی ہاں! لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز 14 روٹس سے کیا گیا تھا اب ان میں مزید 2روٹس شامل کر دیئے گئے ہیں جبکہ بقیہ روٹس پر مرحلہ وار بسیں چلانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

(ج)　جی ہاں! ان روٹس پر بسیں اورنج لائن ٹرین کے آغاز کے بعد چلائی جائیں گی۔

راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9527: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی کے شہری علاقوں میں فضائی آلودگی پھیلانے والی کتنی فیکٹریاں کام کر رہی ہیں نیز محکمہ نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول کے دو دفاتر ہیں۔

(1) ڈپٹی ڈائریکٹر (فیلڈ) محکمہ تحفظ ماحول

(2) ڈپٹی ڈائریکٹر (لیب) محکمہ تحفظ ماحول

(ب) ان دفاتر میں کل 18 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ خالی اسامیوں کی تعداد 24 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی میں (فضائی آلودگی) گرد و غبار اور شور پھیلانے والے ماربل کٹر کی خلاف پنجاب ماحولیاتی تحفظ کے ایکٹ مجریہ 1997 کے تحت قانونی کارروائی کی گئی ان سات یونٹ کے خلاف کیسز ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کئے گئے۔ جہاں یہ زیر سماعت ہیں۔ تحصیل ٹیکسلا میں گرد و غبار پھیلانے والے تقریباً 164 سٹون کرشر تھے جن کے خلاف مذکورہ بالا قانون کے تحت کارروائی کی گئی اور ان میں سے 83 سٹون کرشر بند کروادیئے گئے ہیں۔ ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 74 یونٹ کو آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے ماحولیاتی اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے EPO انوئرنمنٹل پروٹیکشن آرڈرز جاری کئے گئے ہیں اور 18 سٹون کریشر کو فوری بند کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

لاہور: حلقہ پی پی۔145 میں سپیڈو بس چلانے کی تجویز و دیگر تفصیلات

*9553: **جناب محمد وحید گل:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور میں مختلف روٹ پر سپیڈو بس سروس کا آغاز کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بس کو مختلف اورنج لائن ٹرین سٹیشن کے فیڈر روٹ پر چلایا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حلقہ پی پی۔145 لاہور میں قائم اورنج لائن ٹرین سٹیشنوں کے فیڈر روٹ پر بھی سپیڈو بس سروس چلانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔لاہور میں سپیڈو بس سروس کا آغاز 20۔مارچ 2017 سے کیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ فی الحال ان بسوں کو میٹرو بس سروس سے منسلک فیڈر روٹس پر چلایا گیا ہے۔بقیہ روٹس پر مرحلہ وار بسیں چلانے کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب حلقہ پی پی۔145 لاہور میں قائم اورنج لائن ٹرین سے منسلک سٹیشنوں کے فیڈر روٹس پر سپیڈو بس سروس چلانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، ان روٹس کو اورنج لائن ٹرین کے آغاز کے بعد چلایا جائے گا۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کے پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9588: جناب آصف محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے چار سالوں میں محکمہ تحفظ ماحول نے ضلع راولپنڈی میں کتنے پراجیکٹ شروع کئے اوران کی موجودہ حیثیت کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع راولپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں اس وقت کل کتنے اور کون کون سے آلات موجود ہیں ان آلات کا پچھلے چار سال کا ڈیٹا فراہم کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) پچھلے چار سالوں میں محکمہ تحفظ ماحول نے ضلع راولپنڈی میں کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔

(ب) ضلع راولپنڈی محکمہ تحفظ ماحول میں اس وقت جو آلات موجود ہیں اُن کی تفصیلات اوران آلات کا پچھلے چار سال کا ڈیٹا بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ تحفظ ماحول
کے مانیٹرنگ سٹیشنز اور لیبارٹری سے متعلقہ تفصیلات

*9589: **جناب آصف محمود**: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے مانیٹرنگ سٹیشنز موجود ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں اس وقت کتنی ماحولیاتی لیبارٹریاں کام کر رہی ہیں؟

(ج) ضلع راولپنڈی میں کتنے موبائل ائیر پوائنٹر قائم کئے گئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع راولپنڈی میں اس وقت کوئی مانیٹرنگ سٹیشن موجود نہ ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں اس وقت ایک ماحولیاتی لیبارٹری کام کر رہی ہے جس کا پتا درج ذیل ہے:

House No. 329, Street No. 1, Lane # 4, Peshawar Road, Rawalpindi

(ج) ضلع راولپنڈی میں کوئی موبائل ائیر پوائنٹر قائم نہیں کیا گیا۔

صوبہ میں سموگ کی صورتحال اور لاہور میں درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9606: **محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں**: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سموگ کی تشویشناک صورتحال پر حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) بچوں اور سکول، کالج جانے والے نوجوانوں کو اس سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا سکولوں، کالجوں اور دفاتر میں کوئی خصوصی ہدایات، تدابیر کی گئی ہیں؟

(د) ترقیاتی منصوبوں کی بناء پر صوبہ بھر خصوصاً لاہور میں جو درخت کاٹے گئے ان کے بدلے کتنے درخت لگائے گئے اور کیا عدالت کے احکامات کے مطابق 10 درخت لگانے کے حکم کی تکمیل کی گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ محکمہ ہذا نے سموگ کے مسئلہ سے نمٹنے کے لئے فوراً اقدامات کرتے ہوئے لاہور میں 221 دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں کو سیل کیا گیا تھا اور ان فیکٹریوں کو دھواں کنٹرول کرنے والے آلات نصب کرنے کے لئے اقدامات کرنے

کا کہا گیا تھا۔ مزید سال 2017 میں 18800 عدد گاڑیوں کو چیک، 5059 کا چالان کیا گیا اور -/1280820 کو جرمانہ عائد کیا گیا اور 197 گاڑیوں کو بند بھی کیا گیا۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ضلع لاہور میں فضائی آلودگی کی پیمائش کے لئے چھ عدد جدید آلات نصب کئے اور ان کے اعداد وشمار (Data) مختلف محکموں بشمول محکمہ ایجوکیشن کو بھی دیا تاکہ اس کے مطابق اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے سموگ کنٹرول پالیسی بھی مرتب کی جو کہ محکمہ کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول نے فضائی آلودگی کے بارے میں data اپنی ویب سائٹ پر بھی Load up کیا اور مختلف محکموں کو بھی مہیا کیا تاکہ اس کے مطابق ضروری اقدامات کئے جاسکیں۔

(د) ہر ترقیاتی منصوبے کو ماحولیاتی اجازت نامہ جاری کیا جاتا ہے اس میں یہ ہدایت بھی کی جاتی ہے کہ ایک مخصوص تعداد میں 6 سے 7 فٹ لمبے درخت لگائے جائیں۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کے عملے کی تعداد اور بجٹ کی تفصیل

*9625: **چودھری محمد اکرام**: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے عہدہ اور گریڈ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے علاقہ جات میں پالوشن کا مسئلہ ہے؟

(ج) اس ضلع کا محکمہ تحفظ ماحول کا سال 18-2017 کا بجٹ کتنا ہے؟

(د) سیالکوٹ شہر کے کن کن علاقہ جات میں زیادہ پالوشن ہے؟

(ہ) کس کس فیکٹری اور کارخانہ جات کو محکمہ نے تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت وارننگ جاری کی ہوئی ہے؟

(و) سیالکوٹ شہر میں پالوشن کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول (محترمہ ذکیہ شاہنواز خان):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول کا آفس ضلعی سطح پر ہے ضلع سیالکوٹ میں فیلڈ سٹاف تین انسپکٹرز پر مشتمل ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سیالکوٹ میں آبی اور فضائی آلودگی سیالکوٹ شہر کے گردونواح میں چمڑے اور سرجیکل کے کارخانوں کی وجہ سے ہے جبکہ فضائی آلودگی تحصیل ڈسکہ میں سٹیل فرنسز کے کارخانوں کی وجہ سے ہے۔ آلودگی کا موجب بننے والے کارخانوں اور فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 کی دفعہ 16 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول سیالکوٹ کے بجٹ 18-2017 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سیالکوٹ شہر اور گردونواح میں آبی اور فضائی آلودگی انڈسٹری اور گاڑیوں سے خارج ہونے والے دھواں کی وجہ سے ہے اور یہ انڈسٹری حاجی پورہ روڈ، ڈیفنس روڈ، مرالہ روڈ، کشمیر روڈ، سمبڑیال روڈ، پسرور روڈ اور ڈسکہ روڈ وغیرہ شامل ہیں۔

محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے سیالکوٹ ٹینری زون کے نام سے ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت شہر میں واقع تمام ٹینری یونٹس زون میں منتقل کئے جائیں گے اس اقدام سے ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کرنے میں مدد ملے گی۔

(ہ) ضلع سیالکوٹ میں آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے انڈسٹری (ٹینریز، رائس ملز اور سٹیل ملز وغیرہ) اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

تفصیل

ٹینریز کے خلاف چالان ماحولیاتی عدالت میں	235
رائس ملوں کے خلاف چالان	47
سرجیکل / ٹیمپر یونٹ	17
سٹیل ملز کے خلاف قانونی کارروائی	13
Pyrolysis یونٹ کے خلاف قانونی کارروائی (بند کروا دیئے گئے ہیں)	3

سیالکوٹ ٹینری زون کا قیام بھی اسے سلسلے کی کڑی ہے۔

(و)

1. ضلع سیالکوٹ میں آبی اور فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے انڈسٹری (ٹینریز، رائس ملز اور سٹیل ملز وغیرہ) اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔
2. ضلع سیالکوٹ میں محکمہ تحفظ ماحول نے مختلف انڈسٹری میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کروائے ہیں تاکہ آبی آلودگی پر قابو پایا جاسکے۔
3. سیالکوٹ ٹینری زون کا قیام بھی اسے سلسلے کی کڑی ہے۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: محترمہ شمیلہ اسلم مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں

The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017 (Bill No.24 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: حاجی ملک محمد وحید مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ میرے خیال میں حاجی ملک محمد وحید صاحب اس وقت ایوان میں تشریف فرما نہیں ہیں تو ان کو بُلوا لیں۔

حاجی عمران ظفر مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون زکوٰۃ و عشر پنجاب 2017 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

حاجی عمران ظفر: جناب سپیکر! میں

The Punjab Zakat and Ushr Bill 2017 (Bill No.28 of 2017)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زکوٰۃ و عشر کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 15-2014 اور 2017 کے بارے
میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں

(i) تحریک استحقاق نمبر 20 بابت سال 2014

(ii) تحریک استحقاق نمبر 14 بابت سال 2015

(iii) تحریک استحقاق نمبر 8,10,12,14 بابت سال 2017

کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: چودھری محمد اقبال تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2013، 16-2015 اور 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 5، 18،20 بابت 2015، تحاریک استحقاق نمبر 20،35 بابت سال 2016، تحاریک استحقاق نمبر 2،3،6،7،9،11،13،15،16 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 5، 18،20 بابت 2015، تحاریک استحقاق نمبر 20،35 بابت سال 2016، تحاریک استحقاق نمبر 2،3،6،7،9،11،13،15،16 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحاریک استحقاق نمبر 5، 18،20 بابت 2015، تحاریک استحقاق نمبر 20،35 بابت سال 2016، تحاریک استحقاق نمبر 2،3،6،7،9،11،13،15،16 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1425 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

سابق ممبر اسمبلی رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے گھر بغیر وارنٹ داخل ہونے والے پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

1425: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نجی ٹی وی چینل مورخہ 4۔ جنوری 2018 کی خبر کے مطابق سابق ممبر اسمبلی رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے گھر واقع ننکانہ صاحب میں لاہور پولیس کے 36 سے زائد اہلکاران نے سادہ کپڑوں میں بغیر وارنٹ ریڈ کیا، چادر اور چادر دیواری کے تقدس کو پامال کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس نے کسی اہم شخصیت کے ایماء پر یہ ساری کارروائی کی ہے اور ڈی پی او ننکانہ صاحب نے اس واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت غیر قانونی طور پر ایک شریف شہری کے گھر بلا اجازت / وارنٹ داخل ہونے والوں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ اور اس مقدس ایوان میں موجود معزز ممبران کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ ایک شادی گھر پر فائرنگ کا انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ ہوا تھا جس میں 9 کے قریب لوگ شدید زخمی ہوئے اور کچھ لوگ شہید بھی ہوئے تھے۔ ان شہید ہونے والوں میں ہمارے معزز ممبر سیف الملوک کھوکھر کے بھتیجے بھی شامل تھے۔ اس اندوہناک واقعہ کی بنیاد پر ایف آئی آر درج ہوئی اور اس میں جو ملزمان نامزد تھے وہ رائے شاہجہاں احمد بھٹی کے قریبی عزیز تھے۔ جن لوگوں کو ابتدائی طور پر پکڑا گیا انہی کی نشاندہی پر پولیس

نے مختلف جگہوں پر پتاجوئی کے لئے رابطہ کیا، اسی سلسلے میں رائے شاہجہاں احمد بھٹی سے بھی رابطہ ہوا اور ان سے اس بارے میں پتاجوئی کی گئی۔ اب اس مقدمہ کے ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کا چالان بہت جلد عدالت میں پیش کیا جائے گا تاکہ وہ انصاف کے کٹہرے میں پیش ہوں۔ اس پورے processکے دوران قطعاً کسی کو ہراساں کیا گیا اور نہ ہی کسی کی عزت، چادر یا چاردیواری کے تقدس کو پامال گیا۔ تمام معاملات قانون کے اندر رہتے ہوئے انجام دیئے گئے ہیں۔ یہ انتہائی عادی ملزمان ہیں۔ یہ ملزمان پہلے بھی تین سگے بھائیوں کو قتل کر چکے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے اس مقدمہ کے مدعی اور گواہان کو قتل کیا اور پھر یہ اس مقدمہ میں صلح کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ عادی ملزمان ہیں، یہ قتل کرتے ہیں، اس کے بعد مفرور رہتے ہیں، قانون کے سامنے پیش نہیں ہوتے اور پھر مدعی کو مزید نقصان پہنچا کر صلح کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق پولیس نے انتہائی commitmentکے ساتھ کام کیا ہے اور ان تمام ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وزیر قانون نے یہاں پر جو statementدی ہے وہ غلط ہے لہٰذا میں اس کو کیسے مان لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر بحث نہیں کر سکتیں۔ آپ Rule 66پڑھ لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس بندے کے گھر پر ریڈ کیا گیا ہے اس کا اس مقدمہ میں ذکر ہی نہیں۔ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ پولیس نے ملزمان پکڑ لئے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ Rule 66پڑھ لیں اور مہربانی کر کے rulesکی violationنہ کریں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان عادی ملزمان کے ساتھ رائے شاہجہاں بھٹی کا رشتہ کیا ہے؟ معاملہ یہ ہے کہ ایک نشاندہی پر رائے شاہجہاں بھٹی تک پولیس پہنچی، انہوں نے پولیس کے ساتھ cooperateکیا اور پھر پولیس ان ملزمان کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اگر پولیس اس طرح سے تحرک نہ کرتی تو پھر یہ ملزمان کبھی گرفتار نہ ہوتے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر انہوں نے cooperate کیا ہوتا تو وہ مجھے توجہ دلاؤ نوٹس کے لئے کیوں کہتے؟

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1430 میاں محمود الرشید کا ہے۔ میاں صاحب! آپ کو پتا ہے کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے پر از خود نوٹس لیا ہوا ہے لہٰذا یہ معاملہ pending adjudication ہے۔ جی، میاں صاحب!

قصور: کمسن بچی زینب کا اغواء، زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

1430: قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 10 جنوری 2018 کی خبر کے مطابق قصور شہر میں پانچ روز قبل روڈ کوٹ بازار سے اغواء ہونے والی کمسن بچی زینب کو اغواء کاروں نے مبینہ زیادتی کے بعد گلا دبا کر قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے آپ کے بھی اور قائد حزب اختلاف کے بھی علم میں ہے کہ یہ معاملہ اس وقت ان معنوں میں subjudice ہے کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے کا از خود نوٹس لیا ہوا ہے اور اس سلسلے میں سپریم کورٹ میں جو بھی کارروائی ہو رہی ہے وہ میڈیا کے ذریعے سے لوگوں تک پہنچ رہی ہے تو اس لئے اس معاملے کے اوپر قانون اور رولز کے اندر رہتے ہوئے جس حد تک بات ہو سکتی ہے میں اُس حد تک عرض کر دیتا ہوں باقی اس معاملے کی تفصیل میرے پاس موجود ہے تو اس مقدمے کی تفتیش یا کسی بھی پہلو سے کوئی further انفارمیشن قائد حزب اختلاف یا کوئی بھی معزز ممبر لینا چاہے تو وہ میں دینے کو تیار ہوں۔

جناب سپیکر! مندرجہ بالا تفتیش و تجزیہ کرنے پر پولیس ابتدائی طور پر اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ملزم یقینی طور پر victim کے علاقہ کا مقیم ہے اسی نظریہ کے مطابق پولیس نے اپنی بیشتر توجہ victim کے رہائشی علاقہ کی جانب مبذول کی اور اپنے تمام تر وسائل victim کے گردونواح کے 19

census blocks پر serve کرنا شروع کر دیا جس پر چند گھر کے فاصلے پر ایک مشتبہ شخص جس کا نام عمران معلوم ہوا، پر شک گزرا، جس کا DNA test کروا کر اس پر surveillance شروع کر دی گئی۔ دوران نگرانی مذکورہ کی حرکات و سکنات انتہائی مشکوک ثابت ہوئیں جبکہ اس دوران اس کا DNA sample بھی victim کے sample کے ساتھ match کر گیا تو اُس ملزم کو گرفتار کرنے کے بعد باقی تمام evidences collect کی جا رہی ہیں اور جس طرح سے کورٹ کا حکم ہے within two weeks اس مقدمے کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ باقی مختلف حوالوں سے جو چیزیں سامنے آئی ہیں اور میرے پاس وہ ثبوت موجود ہیں کہ اُس اینکر صاحب کو وہ 37 اکاؤنٹس کہاں سے feed ہوئے تھے، اُن کو کیوں اتنی بڑی غلط فہمی ہو گئی جس feeding کے اوپر وہ اس قسم کی کہانیاں، ابہام اور الزام والا یہ سارا معاملہ کرتے رہے ہیں تو وہ اُسی رَو میں کر گئے تو اُس کی تفصیل بھی موجود ہے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک ایسی کوشش تھی کہ اس کیس کا رُخ موڑ دیا جائے اور اس کیس کی تفتیش کو derail کیا جائے اور اسی حوالے سے جو دوسری باتیں ہوئیں کہ یہ بڑا گینگ ہے، اس گینگ کے باہر کے ممالک میں رابطے ہیں اور بنک اکاؤنٹس وغیرہ کی جو بات تھی تو اُس بارے میں بھی ساری انفارمیشن میرے پاس موجود ہے لیکن سپریم کورٹ نے چونکہ اس کیس کے اوپر ایک JIT بنا دی ہے تو جب تک وہ JIT حتمی رزلٹ نہ لائے تو میرا خیال ہے کہ اُس وقت تک شاید رولز ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ اس کیس کے اوپر ہم یہاں پر بحث کر سکیں لیکن بہر حال جب یہ چیز فائنل ہو گی تو اس کیس کے اوپر معزز ایوان کو ضرور آگاہ کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے پہلے 8 بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور یہ اسی طریقے سے repeat ہوا جس میں دو افراد ایک مدثر اور ایک قصور کا اور شہری ہے اُن کو پولیس مقابلے میں مار دیا گیا۔ اب اُن کے لواحقین سینہ پیٹ رہے ہیں کہ اگر ملزم یہ تھا تو پھر ہمارے بے گناہ بندوں کو پولیس نے قتل کیا ہے اس کے بارے میں محترم وزیر قانون کیا جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بارے میں جو کیس سامنے آیا ہے سپریم کورٹ نے بھی اُس پر نوٹس لیا ہوا ہے اُس کے واقعات کا جائزہ لیا گیا۔ اُس کا واقعہ جو بیان ہو رہا ہے میں ابھی اُس کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ بیان ہوا ہے کہ ایک بچی اور اُس کے ساتھ اُس کا ایک چھوٹا بھائی کسی جگہ سے اپنے گھر کی طرف آ رہے تھے تو راستے میں ایک شخص نے اُس بچی کو روک لیا کہ جی

وہاں پر کوئی چیز تقسیم ہو رہی ہے تو آؤ! میں تمہیں وہ چیز لے کر دیتا ہوں اور اُس کے چھوٹے بھائی کو گھر بھیج دیا۔ جب بچہ گھر آیا تو اُس کی والدہ نے پوچھا کہ تمہاری بہن کدھر ہے تو اُس بچے نے کہا کہ اُس کو راستے میں اس طرح سے ایک انکل نے روک لیا تو بہر حال اُن کو پریشانی ہوئی انہوں نے فوری طور پر 15 پر فون کیا، محلے دار اکٹھے ہو کر اُس گھر کے سامنے پہنچے جہاں اُس درندے نے اُس بچی کو روکا تھا۔ اُس سامنے والے گھر کا پتا کیا گیا کہ یہ کس کا گھر ہے اور اُس گھر والے شخص کو بلایا جائے کہ وہ کہاں ہے؟ جب وہ شخص وہاں پر آیا تو اُتنی دیر میں وہاں پر بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے اور آپ کو پتا ہے کہ اس بارے میں جس طرح سے ہمارے لوگوں کے جذبات ہوتے ہیں تو جو بات reportedly کہی جا رہی ہے لیکن ابھی اس کی تصدیق ہونا باقی ہے، تو جب وہ آدمی وہاں پر آیا اور اُس بچے سے پوچھا گیا تو وہ چھوٹا بچہ تھا میں سمجھتا ہوں کہ اُس بچے کی اتنی سمجھ بوجھ نہیں تھی لیکن اُس بچے نے کہہ دیا کہ یہی شخص میری بہن کو لے کر گیا تھا تو وہاں پر حالات یہ پیدا ہو گئے کہ لوگوں کا ہجوم اُس شخص کو کوئی نقصان پہنچاتا تو پولیس نے اُس شخص کو موقع پر اپنی custody میں لے لیا۔ بعد میں پولیس کا مؤقف یہ ہے کہ ہم نے اُس شخص کی نشاندہی پر دیگر ملزمان کو پکڑنے کے لئے جا رہے تھے کہ وہاں پر فائرنگ سے وہ شخص ہلاک ہو گیا۔

جناب سپیکر! اب پنجاب حکومت اور سپریم کورٹ کی طرف سے بھی اس بات کا نوٹس لے لیا گیا ہے اور اُسی مقدمے میں پولیس ملازمان کو باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور اُس کے بعد تفتیش میں حقائق اور جو چیزیں سامنے آئی ہیں اُن کے مطابق اُن پولیس ملازمان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہو گی۔ وہ قتل کے ملزم ہیں تو وہ قتل میں بالکل چالان ہوں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا اگلا سوال یہ تھا کہ جب زینب قتل ہوتی ہے اور ڈیڑھ دو کلو میٹر کے ایک مختصر سے علاقے میں سال ڈیڑھ سال کے اندر 12 بچیوں کے ساتھ اس طرح کے واقعات ہونے پر شہر کے اندر لوگوں کا مشتعل ہونا ایک قدرتی بات تھی۔ وہاں پر اس احتجاج کے دوران پولیس نے دو معصوم شہریوں کو قتل کر دیا جن میں سے ایک طالب علم تھا اور دوسرا مزدور تھا تو میرا نہیں خیال کہ پولیس کو پُرامن احتجاج کرنے والے شہریوں کو اس طرح سے سیدھی گولیاں مار کر چھلنی کر کے اُن کو بُھون دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی اور ظلم ہے۔ اگر یہ لوگ احتجاج نہ کرتے اور میرا خیال ہے کہ جو دو لوگ مارے گئے ہیں اُن کا خون ہی یہ رنگ لے کر آیا ہے کہ حکومت

کو کوئی ہوش آ گئی ہے۔ اتنی بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی اور انہیں قتل کر دیا گیا تو اگر سال پہلے حکومت جاگ جاتی اور اتنی کوشش اُس وقت ہوتی تو یہ زینب بھی بچ جاتی اور جو دو شہری مارے گئے ہیں یہ بھی نہ مارے جاتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں کھڑا ہو کر اس پر احتجاج کروں گا اور وزیر قانون سے یہ کہوں گا کہ آپ probe کریں کہ احتجاج کرنے والے شہریوں پر سیدھی گولیاں چلانے کا کس نے حکم دیا تھا اور جو لوگ مارے گئے ہیں اُن کے لواحقین کی درخواست پر کوئی پرچہ درج ہوا یا کوئی پولیس والے پکڑے گئے؟ اگر یہی trend جاری رہا تو یہ جنگل کا قانون ہے اور پھر پنجاب پولیس سٹیٹ ہے کیا پُرامن شہری ایک ڈیڑھ سال اپنی بچیوں کو درندوں کے حوالے کرنے کے بعد احتجاج بھی نہیں کر سکتے؟ اگر احتجاج کرتے ہیں تو اُن کو سیدھی گولیاں ماری جاتی ہیں تو پھر تو میرا خیال ہے کہ گورننس کا اللہ حافظ ہے تو وزیر قانون صاحب اس کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف کے توجہ دلاؤ نوٹس کا یہ جز بھی حصہ ہوتا تو میں ان دونوں مقدمات کے جوابات بھی دے دیتا۔ اس دن ڈپٹی کمشنر آفس کے باہر احتجاج ہو رہا تھا، جب اس احتجاج میں شدت آئی تو اس وقت ڈپٹی کمشنر آفس کے اوپر جو guard یا squad موجود تھے وہ نہیں بلکہ ان کی ذاتی squad کے لوگ تھے، قائد حزب اختلاف بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ ان میں سے دو افراد نے crowed پر فائرنگ کی جس سے تین لوگ زخمی اور دو لوگ ہلاک ہوئے۔ یہ درست ہے کہ جو footage ملی اس میں پولیس کے کانسٹیبلز فائرنگ کر رہے تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہاں پر احتجاج ہو رہا تھا، وہاں پتھراؤ ہو رہا تھا، crowed گیٹ توڑ کر ڈپٹی کمشنر آفس کی طرف بڑھا لیکن حالات کو فائرنگ سے کم درجے کی force کے استعمال سے روکا جا سکتا تھا اس لئے جو دونوں لوگ ہلاک ہوئے ان کے لواحقین ایک کا بہنوئی اور دوسرے کا بھائی ہے انہوں نے جو درخواست دی، جن کے خلاف دی، جس مؤقف کے تحت دی اسی کے مطابق مقدمات درج کئے گئے ہیں اور ان کا چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ عدالت میں اسے face کریں گے۔

جناب سپیکر! میں تو یہ گزارش کروں گا کہ ان چیزوں کو ہمیں real form میں لینا چاہئے۔ اس پر یہ بات کرنا کہ گورنمنٹ سوئی ہوئی تھی، فلاں سوئے ہوئے تھے تو یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! جہاں پر گورنمنٹ سوئی ہوئی تھی۔ (قطع کلامیاں)

آپ بات سن لیں۔ جہاں پر ان کی گورنمنٹ جاگ رہی ہے وہاں میڈیکل کالج کی ایک طالبہ کو صبح ایک بدمعاش کی طرف سے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے اور وہ بدمعاش وہاں حکمران پارٹی کے ضلعی صدر کا بھتیجا ہے۔ یہ fascism ہے کہ جہاں پر گورنمنٹ جاگ رہی ہے وہاں یہ حال ہے اور دوسری جگہوں پر اس قسم کے طعنے دے رہے ہیں۔ یہاں زینب بیٹی کا قاتل تو پکڑا گیا ہے لیکن عاصمہ کے قاتل کو کون پکڑے گا؟ اس کی طرف کسی کا دھیان نہیں جارہا۔(قطع کلامیاں)

انہیں point scoring نہیں کرنی چاہئے جو حقیقت بات ہے اس کو حقیقت نظر آنا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! قصور میں حسین خان والا میں اڑھائی سو بچوں کے ساتھ بدفعلی ہوئی اور پوری قوم نے دیکھا لیکن کہاں گیا ہے وہ ملزم اور کہاں گیا ہے وہ کیس؟ راناصاحب تشبیہہ دیتے ہوئے کہ فلاں جگہ ایسا ہوا ہے تو یہ تیس مار خانی انہوں نے کر لی ہے۔ قصور میں بارہ بچیوں کا قتل بھی ان کے ذمہ ہے۔ یہ سوئے ہوئے تھے اور سوئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ شکریہ

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہماری بدقسمتی دیکھیں کہ آج بھی قائد حزب اختلاف مبالغہ آرائی کر رہے ہیں اور جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں کہ اڑھائی سو بچے تھے۔ وہاں جو واقعہ ہوا تھا اس پر point scoring کے لئے آپ بھی گئے تھے۔ آپ کی اس وقت کی لیکن اب سابقامی صاحبہ بھی وہاں پر گئی تھیں انہوں نے بھی وہاں جاکر پریس کانفرنس کی تھی۔ اڑھائی سو بچے یا 385 بچوں کا کہا گیا لیکن اس کے بعد JIT بنی جس میں صرف پولیس نہیں تمام ایجنسیوں کے لوگ شامل تھے۔ کیا قائد حزب اختلاف کو اس JIT کی رپورٹ کو پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ کتنے متاثرین تھے؟ اڑھائی سو تھے یا 19 تھے۔ اگر 19 تھے تو 19 کہو اڑھائی سو نہ کہو صرف point scoring کے لئے ملک کو بدنام کرنا، پوری قوم کو بدنام کرنا اور اپنے پورے معاشرے کو بدنام کرنا کہاں کی رِیت ہے؟ یہ لوگ پوری قوم کو بدنام کرنے اور صرف اپنا ذاتی سیاسی ایجنڈا آگے بڑھانے کے لئے جو ان کے منہ میں آتا ہے وہ بول دیتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! قصور کے کیس میں جو ملزمان تھے ان کا کیس اس وقت بھی Anti-Terrorist Court میں چل رہا ہے۔ ان کو تو معلوم ہی کچھ نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہمیں بھی جواب کا حق دیں۔

جناب سپیکر: ہمیں اس کا ازالہ کرنا چاہئے اور سب کو مل کر کرنا چاہئے۔ بڑی مہربانی۔ یہاں ایک دوسرے کو طعنے نہ دیں۔ یہ طعنے دینے کی بات نہیں ہے۔ آپ نے اپنی قوم کے لئے کرنا ہے۔(قطع کلامیاں)

Order please, order please. آپ سب تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون تحریک استحقاق نمبر 17 کا جواب اسمبلی میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 30۔ جنوری 2018 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔